قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰؍
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳؍

نمبر ۸	۲۴ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۸ جولائی ۱۹۳۳ء	جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کی صحت کے متعلق پالم پور سے آمدہ اطلاعات درج ذیل ہیں:-

۱۳- جولائی - حضور کو کل شام کے وقت پھر دردِ شکم کی شکایت زیادہ ہو گئی لیکن آج صبح خدا کے فضل سے آرام ہے

۱۴- جولائی - حضور کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے - دیگر افرادِ خاندانِ نبوت مقیم پالم پور بھی بخیریت ہیں:-

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کی خدمت میں پالم پور حاضر ہونے کے بعد لاہور تشریف لے گئے - وفد جو شاہ صاحب موصوف کے ہمراہ گیا تھا - وہ بھی شرف باریابی حاصل کر کے واپس آگیا ہے:-

آج (۱۶- جولائی) خوب زور کی بارش ہوئی:-

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز کے اندر دعائیں کرو

فرمایا:- نماز کے اندر ہی اپنی زبان میں خدا تعالٰے کے حضور دعا کرو - سجدہ میں - بیٹھ کر - رکوع میں - کھڑے ہو کر - ہر مقام پر اللہ تعالٰے کے حضور میں دعائیں کرو بے شک پنجابی زبان میں دعائیں کرو - جن لوگوں کی زبان عربی نہیں - اور عربی سمجھ نہیں سکتے - ان کے واسطے ضروری ہے - کہ نماز کے اندر ہی قرآن شریف پڑھنے اور مسنون دعائیں عربی میں پڑھنے کے بعد اپنی زبان میں بھی خدا تعالٰے سے دعائیں مانگیں - اور عربی دعاؤں کا - اور قرآن شریف کا بھی ترجمہ سیکھ لینا چاہیئے - نماز کو صرف جنتر منتر کی طرح نہ پڑھو - بلکہ اس کے معانی اور حقیقت سے معرفت حاصل کرو - خدا تعالٰے سے دعا کرو - کہ ہم تیرے گنہگار بندے ہیں - اور نفس غالب ہے - تو ہم کو معاف کر - اور دنیا اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا - آج کل لوگ جلدی جلدی نماز کو ختم کرتے ہیں - اور پیچھے لمبی دعائیں مانگنے بیٹھتے ہیں - یہ بدعت ہے - جس نماز میں تضرع نہیں خدا تعالٰے کی طرف رجوع نہیں - خدا تعالٰے سے رقت کے ساتھ دعا نہیں - وہ نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی نماز ہے - نماز وہ ہے جس میں دعا کا مزا آجاوے - خدا کے حضور میں ایسی توجہ سے کھڑے ہو جاؤ - کہ رقت طاری ہو جاوے - جیسے کہ کوئی شخص کسی خوفناک مقدمہ میں گرفتار ہوتا ہے - اور اس کے واسطے قید یا پھانسی کا فتوےٰ لگنے والا ہوتا ہے - اس کی حالت حاکم کے سامنے کیا ہوتی ہے ایسے ہی خوفزدہ دل کے ساتھ اللہ تعالٰے کے سامنے کھڑا ہونا چاہیئے جس نماز میں دل کہیں ہے - اور خیال کسی طرف ہے - اور منہ سے کچھ نکلتا ہے وہ ایک لعنت ہے - جو آدمی کے منہ پر واپس ماری جاتی ہے - اور قبول نہیں ہوتی

ضلع سیالکوٹ کے حلقہ ۳ کی جماعتوں کو ضروری اطلاع

ضلع سیالکوٹ کی مندرجہ ذیل جماعتوں میں ایک امیر کے انتخاب کے لئے نظارت اعلےٰ کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ۲۲۔ جولائی بروز ہفتہ بدوملہی میں پہنچ جائیں گے۔ اور ۲۳۔ جولائی کو اجلاس عام میں ان کی زیر صدارت ان جماعتوں کے لئے ایک امیر کا انتخاب ہوگا ان جماعتوں کا فرض ہے۔ کہ وُہ مقامی طور پر مشورہ کر کے اپنا ایک ایک نمائندہ ۲۳ جولائی کو بدوملہی بھیج دیں۔ جس کے پاس جماعت کی تحریری رائے ہو۔ کہ وُہ جماعت فلاں صاحب کے حق میں ووٹ دیتی ہے۔ اگر کوئی جماعت اپنی تحریری رائے کے ساتھ تاریخ مقررہ پر اپنا نمائندہ نہیں بھیجیگی۔ تو اس کی رائے اس طرف شمار کی جائیگی جس طرف اکثریت ہوگی اور بعد میں اس جماعت کی رائے اگر خلاف بھی معلوم ہوگی۔ تو اس پر کوئی توجہ نہ کی جائے گی ان جماعتوں کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ قرب وجوار کی جماعتوں کو خصوصاً جہاں ڈاکخانہ نہیں ہے فوراً اس اعلان کی اطلاع کر دیں۔ تاکہ وُہ اس اعلان کی تعمیل میں اپنا نمائندہ اپنی تحریری رائے کے ساتھ ۲۲۔ جولائی کو بدوملہی بھیج سکیں۔ اور ۲۳۔ جولائی کو نمائندگان کے اجلاس میں ایک امیر کا انتخاب مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے ہو جائے :-

پوہلا مہاراں۔ میانوالی خانانوالی۔ چندر کے منگولے۔ بدوملہی۔ ڈیریانوالہ۔ دہرگ میانہ۔ علیپو باجوہ۔ رنگے پور وعیہ۔ داعیوالہ ؛

ناظر اعلےٰ۔ ۱۶۔ جولائی۔

جماعت احمدیہ کے ۱۹۳۳ء کے مولوی فاضل

اس سال جامعہ احمدیہ کے ۲۷۔ طلباء نے مولوی فاضل کا امتحان دیا ہے۔ جن میں سے حسب ذیل انیس پاس ہوئے ہیں۔ ان میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد بن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بھی شریک ہیں۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ سب پاس ہونے والوں کو یہ علمی اعزاز مبارک کرے۔ اور خادم دین بنائے ؛

چندہ کشمیر کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ ارشاد

موجودہ نازک وقت میں تحریک کشمیر کے لئے روپے کی اشد ضرورت ہے۔ ہر احمدی جماعت اور ہر احمدی فرد کا یہ فرض ہے۔ کہ اس طرف توجہ کرے اسوقت کم وبیش تین ہزار روپیہ ماہوار کی ضرورت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام جماعتیں ہر قسم کی سستی کو چھوڑ کر نہ صرف اپنے آدمیوں سے بلکہ دوسروں سے بھی جو تحریک کشمیر کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہوں چندہ لینے میں پُوری پُوری کوشش اور تن دہی سے کام لیں گی۔ تحریک کشمیر کے سلسلہ میں یہ ایک خاص وقت ہے۔ اور خاص توجہ چاہتا ہے ؛ فقط والسلام

خاکسار۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	۲۹۴ ؛	محمد دین صاحب	۳۰۷
عبدالواحد صاحب سماٹری	۳۵۸ ؛	عبدالحق صاحب مردانی	۲۸۸
خلیل الرحمن صاحب	۳۱۰ ؛	غلام احمد صاحب ملتانی	۲۸۲
حافظ بشیر احمد صاحب	۲۸۱ ؛	محمد اسمٰعیل صاحب لارجی	۳۱۱
حمید اللہ خاں صاحب	۳۵۸ ؛	محمد منیر صاحب	۲۹۳
عطاء اللہ صاحب چودھری	۳۳۲ ؛	محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی۔	۲۸۸
احمد عبداللہ صاحب حیدرآبادی	۳۴۳ ؛	چوہدری محمد اعظم صاحب	۳۱۸
محمد منعم صاحب	۳۱۸ ؛	شیخ عبدالواحد صاحب ۳۴۲۔ رمضان علی صاحب	۳۲۸
نعمت اللہ صاحب	۳۲۴۔	محمد عبدالرحیم صاحب حیدرآبادی	۲۷۸

چندہ کشمیر اور احمدی مستورات

میاں احمد دین صاحب زرگر کشمیر کے مظلومین کے لئے چندہ جمع کرنے میں قابل تعریف کوشش کر رہے ہیں۔ آپ مردوں کے علاوہ احمدی مستورات سے خصوصاً۔ اور ان کے ذریعہ مسلمان خواتین سے عموماً چندہ کشمیر کی وصولی کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اور گزشتہ پانچ ماہ کے عرصہ میں ۵۳۰۔ روپے کی رقم وصول کر کے داخل کرا چکے ہیں۔ جس میں ایک صد روپیہ احمدی اور دیگر عورتوں کا بھی شامل ہے ذیل میں چندہ مستورات کی فہرست دیتے ہوئے ان تمام بہنوں کا دلی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ امید ہے۔ یہ بہنیں آئندہ بھی کشمیری بیواؤں کی امداد کے لئے آگے ہاتھ بڑھائیں گی۔ اور دوسری مسلمان عورتوں سے بھی وصول کرنے کی کوشش کریں گی ؛

فہرست حسب ذیل ہے :-

اہلیہ صاحبہ مستری فیروز دین صاحب عارف والہ ۹۔ روپے۔ مستورات جماعت احمدیہ سرگودہا ۹۔ روپے۔ یہ رقم بھائی تصدق حسین صاحب اور حافظ عبدالعلی صاحب وکیل کی دختر کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ جماعت احمدیہ بھیرہ ۱۴۔ روپے یہ رقم اہلیہ صاحبہ بھائی عطاء الرحمن صاحب و اہلیہ صاحبہ ماسٹر فضل الٰہی صاحب کی کوشش کا نتیجہ ہے۔
جماعت احمدیہ کھاریاں - ۲۵۔ روپے
" " چک ۵۶۵ - ۲۵۔ روپے
اہلیہ صاحبہ چوہدری اعظم علی صاحب احمدی ۲ روپے
" " راجہ علی محمد " ایک روپیہ
مستورات چک ۵۶۳ - ۲ روپے ۱۳ آنے

خاکسار برکت علی خاں۔ فنانشل سکرٹری چندہ کشمیر ریلیف فنڈ قادیان

درخواست ہائے دُعا

۱۔ اس عاجزہ کے شوہر بہت غریب اور مقروض ہیں۔ اور چند ماہ سے بیمار بھی ہیں۔ احباب دل سے دُعا کریں۔ عاجزہ سیدہ امۃ الکریم اہلیہ سید عبدالصمد احمدی خوردہ ؛ ۲۔ میری بیٹی اڑھائی ماہ سے بیمار ہے اس کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ نیز بابو انشاء اللہ خاں کے مقدمہ کے فیصلہ کی تاریخ ۲۴۔ جولائی مقرر ہوئی ہے۔ اُن کی باعزت رہائی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد سعید از کوہ مری

امتحان میں کامیابی

(۱) عزیزہ ممتاز جہاں بنت ملک کرم الٰہی صاحب منشی فاضل کے امتحان میں لڑکیوں میں اول نکلی۔ اور ۴۰۶ نمبر حاصل کئے ہیں۔ مبارک ہو ؛
(۲) پیر محمد عبداللہ نثار ابن جناب پیر افتخار احمد صاحب نے منشی عالم کا امتحان ۳۴۴ نمبر لے کر پاس کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے ؛

آنریری انسپکٹران بیت المال کی قابلِ تعریف کوششیں

خدا تعالیٰ کے فضل سے آنریری انسپکٹران بیت المال جس ایثار اور قربانی کے ساتھ سلسلہ کی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ وہ الفضل میں شائع شدہ رپورٹوں سے احباب پر ظاہر ہے۔ اسی سلسلہ میں جو مزید رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان کا خلاصہ احباب کی آگاہی کے لئے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ اور درخواست ہے۔ کہ احباب ان خدام سلسلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات قبول فرماتے ہوئے ثواب دارین عطا فرمائے آمین

(۱) دکن کی بعض جماعتوں کے لئے منشی شجاعت علی صاحب ناسک کو آنریری انسپکٹر مقرر کیا گیا تھا۔ ان کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یہاں کی بعض جماعتیں نہایت پراگندہ حالت میں تھیں۔ سلسلہ کے نظم و نسق سے بالکل ناواقف مخالفین کی مخالفت کی وجہ سے سخت تکلیف اٹھا رہی تھیں۔ مرکز میں نہ اپنی تکلیف کی اطلاع دیتیں۔ اور نہ چندہ بھجوانے کا کوئی انتظام تھا۔ اب ان میں تنظیم پیدا کی گئی ہے۔ باقاعدہ انجمن قائم کر کے عہدہ دار مقرر کئے گئے۔ اور چندہ کی وصولی کا انتظام کیا گیا ہے ان جماعتوں کا مرکز سے تعلق قائم کر دیا گیا ہے۔

(۲) قریشی محمد عبد اللہ صاحب ٹیچر گورنمنٹ سکول چکوال و آنریری انسپکٹر انجمن احمدیہ مضافات ضلع جہلم نے۔ بھولہ۔ بگاہ ڈھڈیال۔ دولیال میں دورہ کر کے بجٹ تیار کیا۔ چندہ باشرح اور بقایا کی وصولی کا انتظام کرایا۔ تنظیم چندہ کے سلسلہ میں بعض جگہ نئے عہدہ دار منتخب کرائے گئے۔ بعض جگہ چندہ کا کوئی باقاعدہ حساب کتاب نہ تھا۔ وہاں پر چندہ کا حساب رکھنے کے لئے ہدایات دی گئیں۔ اور طریق عمل سمجھایا گیا۔ جماعت دولیال ایک بہت بڑی اور پرانی جماعت ہے۔ جسمیں ۸۰ کے قریب احمدیوں کے گھر ہیں۔ ان سب میں چندہ کو باقاعدہ کرنے کی خاص کوشش کی گئی ہے۔ اصحاب دولیال اس کوشش کے لئے مبارکباد کے قابل ہیں۔ امید ہے۔ کہ عنقریب وہاں کے افراد کی مکمل فہرست اسی طرح باقاعدہ طور پر تیار ہو کر آ جائے گی جسطرح کہ دوسری جماعتوں کی۔ کیونکہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ یہ فوجی دوست جو اپنے دنیاوی افسروں کی فرمانبرداری کے لئے جان لڑا دینے کے عادی ہیں۔ دینی احکام کی فرمانبرداری میں کسی سے پیچھے رہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سراپا اخلاص سے بھری ہوئی صورتیں اس جماعت میں ملتی ہیں البتہ تربیت کی ضرورت ضرور ہے۔ فوجی لوگ چونکہ لگاتار روزانہ ٹریننگ کے عادی ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کے پاس مرکز سے برابر ایسے آدمی پہنچتے رہیں لیکن دوری کے باعث ایسا ہو نہیں سکتا۔ اب اس جماعت کی تشخیص کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے لفٹننٹ حضرت میاں شریف احمد صاحب کو مقرر فرمایا ہے۔ اور امید ہے۔ کہ وہ حضرت میاں صاحب ممدوح کی زیر ہدایت تشخیص کی تکمیل نہایت باقاعدگی سے سرانجام دیں گے۔

(۳) عبد الکریم صاحب آنریری انسپکٹر بیت المال نے انجمن احمدیہ اڑا۔ وبھاگو ارائیں کا دورہ کیا۔ مقامی عہدہ داروں نے جلد چندہ فراہم کر کے ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے ؛

(۴) میاں دوست محمد صاحب آنریری سکرٹری چک پنیار نے اپنے معائنہ کی رپورٹ بھیجی ہے۔ کہ اس جماعت کا بجٹ بمعیت ماسٹر غلام رسول صاحب مرتب کر کے بھجوایا گیا۔ مولوی مہر الدین صاحب امام مسجد بھی بیت المال کے کام میں دلچسپی لیتے رہتے ہیں۔ لیکن چندہ کا کام ابھی تسلی بخش نہیں ہے جس کے لئے چودہری حاکم علی صاحب و ماسٹر غلام رسول صاحب و مولوی مہر الدین صاحب کو توجہ دلائی گئی ہے ؛

(۵) میاں عبد الکریم صاحب آنریری انسپکٹر بیت المال نے تحریر کیا ہے۔ کہ میں بہمراہی مرزا محمد حسین صاحب محاسب جماعت فتح پور انجمن احمدیہ بھوا میں گیا۔ اور سب احمدیوں کو جمع کر کے چندہ کی تحریک کی۔ اسی وقت للعہ چندہ جمع ہو گیا۔ احباب نے خوشی سے چندہ دیا۔ صرف تحریک کی ضرورت تھی۔

(۶) چودہری محمد منیر صاحب آنریری انسپکٹر کوٹ گھنو کے وغیرہ پہلے بھی اپنے حلقہ میں ایک دو دفعہ دورہ کر چکے ہیں۔ اب مزید دورہ کر کے چندہ کی وصولی کا انتظام کیا۔ اور اطلاع دی ہے کہ انجمن گھنو کے۔ کوٹ آغا۔ مالو کے بھگت کا چندہ عنقریب بھجوایا جا رہا ہے۔

(۷) میاں خورشید احمد صاحب سکرٹری مال چک مراد و آنریری انسپکٹر نے پہلے اپنے حلقہ میں۔ جو بہاولپور کے قریب ریگستان کا علاقہ ہے۔ جہاں ریل ٹانگہ اور موٹر کی سواری بالکل مفقود ہے پیدل سفر کیا۔ اور چندہ کی وصولی کا انتظام کیا۔ اس سفر میں وہ بیمار ہو گئے۔ اور اب تک بیمار ہیں۔ انہوں نے دورہ کے لئے مزید توجہ دلانے پر لکھا ہے۔ "میں ہر دم سلسلہ کا کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جب وعدہ کر چکا ہوں۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ تو پھر باقی کیا رہ گیا ہے۔ افاقہ ہونے پر دورہ پر پھر جانے کے لئے تیار ہوں۔" اللہ تعالیٰ انہیں صحت کامل اور خدمت سلسلہ کی توفیق بیش از پیش عطا فرمائے۔ احباب بھی اس مخلص بھائی کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۸) مولوی نبی بخش صاحب احمدی آنریری انسپکٹر بیت المال نے اپنے حلقہ کے دیہات میں جہاں احمدی متفرق طور پر رہتے ہیں۔ دورہ کر کے چندہ کی وصولی کا انتظام کیا ہے ؛

(نوٹ) آنریری انسپکٹر صاحبان اپنی کارگزاری کی رپورٹ باقاعدہ بھجواتے رہیں۔ تا اخبار میں شائع ہو سکے ؛

(ناظر بیت المال قادیان)

دیہاتی انسپکٹران بیت المال کی جد و جہد

دیہاتی انجمن ہائے احمدیہ کے لئے فصل ربیع کے چندہ کی وصولی کے انتظام کے لئے آنریری انسپکٹران بیت المال مقرر کئے گئے تھے۔ اب تک ان انسپکٹروں کی طرف سے جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان کا خلاصہ مفصلہ ذیل ہے

(۱) حاجی غلام احمد صاحب کریام ضلع جالندھر نے اطلاع دی ہے۔ کہ سنگھڑ وعہ۔ کریم پور۔ ارھنوں کا دورہ کیا۔ ان انجمنوں میں چندہ کی وصولی کے لئے آدمی مقرر کئے گئے۔ اور بعض جگہ کچھ چندہ بھی وصول ہو چکا ہے۔ اور وصولی جاری ہے۔

(۲) ماسٹر ماموں خان صاحب اپنے حلقہ موضع ٹھیکری والہ گلو سوہل میں دو دفعہ دورہ کر چکے ہیں۔ ہر دو انجمنوں میں چندہ کی وصولی ہو رہی ہے۔ اور ایک ہفتہ تک چندہ داخل ہو جائے گا۔

(۳) شیخ بہادر علی صاحب راجپورہ ریاست پٹیالہ۔ آنریری انسپکٹر سرہند۔ خانپور نے اپنے حلقہ میں چندہ کی وصولی شروع کر دی ہے بے شرح چندہ دینے والوں کو باشرح چندہ کے لئے تاکید کی گئی ہے ؛ مولوی امام الدین صاحب ساکن سیکھواں نے اپنے حلقہ میں دورہ کر کے اطلاع دی ہے۔ کہ تلونڈی جھنگلاں۔ پیرو شاہ۔ ہرسیاں دیال گڑھ میں چندہ کی وصولی شروع ہے۔ عنقریب چندہ داخل خزانہ ہو جائے گا۔

چودہری اسد اللہ صاحب آنریری انسپکٹر بیت المال جماعت چونڈہ نے لکھا ہے۔ کہ میں اپنے حلقے میں چندہ کی وصولی اچھی طرح کر رہا ہوں۔ اور بقایا بھی وصول کیا جا رہا ہے۔

چودہری خورشید احمد صاحب چک ۱۱۲ مراد ریاست بہاولپور نے عنقریب اپنے حلقہ میں دورہ کرنے کے لئے لکھا ہے۔ منشی محمد عبد اللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ آنریری انسپکٹر بیت المال بھی اپنے حلقہ میں وصولی چندہ میں مصروف ہیں

دیگر آنریری انسپکٹران بھی اپنی کارگزاری کی رپورٹیں باقاعدہ بھجواتے رہیں۔ اور فصلانہ چندہ جلد تر وصول کر کے داخل خزانہ کر دیا جائے ؛ (ناظر بیت المال قادیان)

فہرست نومبایعین از ۱۵ جون تا ۱۵ جولائی ۱۹۳۳ء

نمبر	نام و پتہ
۱۴۲۲	جنت بی بی صاحبہ ـ قادیان
۱۴۲۳	محمد اکبر صاحب سرنگ لاہور
۱۴۲۴	چوہدری مولا صاحب ضلع گجرات
۱۴۲۵	بشیر احمد خان صاحب ضلع گورداسپور
۱۴۲۶	خورشید صاحب 〃 〃
۱۴۲۷	عبدالرحمن خان صاحب 〃
۱۴۲۸	ریاض الدین صاحب ایم اے راولپنڈی
۱۴۲۹	اہلیہ صاحبہ ریاض الدین صاحب راولپنڈی
۱۴۳۰	سردار محمد صاحب ضلع لائل پور
۱۴۳۱	قائم الدین صاحب جموں
۱۴۳۲	غلام حیدر صاحب ضلع گوجرانوالہ
۱۴۳۳	محی الدین صاحب سری نگر
۱۴۳۴	غلام رسول صاحب 〃
۱۴۳۵	رحیم بخش صاحب کوئٹہ
۱۴۳۶	سردار بیگم صاحبہ 〃
۱۴۳۷	عبدالعلیم صاحب ضلع ٹپرہ بنگال
۱۴۳۸	امام الدین صاحب سکنہ بھمبر جموں
۱۴۳۹	ڈاکٹر مقبول عالم صاحب گوجرانوالہ
۱۴۴۰	غلام رسول صاحب کشمیر
۱۴۴۱	رکن الدین صاحب ٹپرہ بنگال
۱۴۴۲	محمد عبداللہ صاحب کشمیر
۱۴۴۳	محمد یوسف صاحب کشمیر
۱۴۴۴	عبدالغفار صاحب کشمیر
۱۴۴۵	زرتتی بی بی صاحبہ 〃
۱۴۴۶	عظمت اللہ صاحب 〃
۱۴۴۷	غلام احمد صاحب سری نگر
۱۴۴۸	سیدالنساء صاحبہ ضلع ٹپرہ بنگال
۱۴۴۹	مجیدہ خاتون صاحبہ 〃 〃
۱۴۵۰	ظہور النساء صاحبہ 〃 〃
۱۴۵۱	جمیل النساء صاحبہ 〃 〃
۱۴۵۲	صادقہ خاتون صاحبہ 〃 〃
۱۴۵۳	جمیلہ خاتون صاحبہ 〃
۱۴۵۴	منشی محمد اسمٰعیل صاحب ضلع سیالکوٹ

نمبر	نام و پتہ
۱۴۵۵	خوشی محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۴۵۶	ڈاکٹر مقبول عالم صاحب گوجرانوالہ
۱۴۵۷	عبدالغنی صاحب سری نگر
۱۴۵۸	محمد شریف صاحب 〃
۱۴۵۹	فاطمہ بی بی صاحبہ قادیان
۱۴۶۰	خیر الدین صاحب ضلع گورداسپور
۱۴۶۱	فتح دار صاحب ضلع امرتسر
۱۴۶۲	جمال دین صاحب (نومسلم) قادیان
۱۴۶۳	شیر افضل خان صاحب ضلع پشاور
۱۴۶۴	کمال دین صاحب (نومسلم) قادیان
۱۴۶۵	منظور الحسن صاحب شملہ
۱۴۶۶	منیر الحسن صاحب شملہ
۱۴۶۷	بانو خاتون صاحبہ 〃
۱۴۶۸	صنوبر جان صاحبہ ضلع ہزارہ
۱۴۶۹	کلثوم بیگم صاحبہ دہلی
۱۴۷۰	محمد عبداللہ صاحب لاہور
۱۴۷۱	سید محمد شریف صاحب ضلع جالندھر
۱۴۷۲	میر محمد صاحب ضلع ڈیرہ غازیخاں
۱۴۷۳	حاجو صاحبہ ضلع کٹک
۱۴۷۴	مرزا نواب بیگ صاحب ضلع منٹگمری
۱۴۷۵	محمد انور صاحب پشاور
۱۴۷۶	عمر حیات صاحب ضلع منٹگمری
۱۴۷۷	احمد علی صاحب ریاست بہاولپور
۱۴۷۸	مانک علی صاحب ضلع جھنگ
۱۴۷۹	احمد صاحب 〃 〃
۱۴۸۰	رحیم داد صاحب ہانگ کانگ
۱۴۸۱	محمد شفیع صاحب سری نگر
۱۴۸۲	صادقہ خاتون صاحبہ بنگال
۱۴۸۳	جمیلہ خاتون صاحبہ ضلع ٹپرہ
۱۴۸۴	عبدالمجید صاحب کولمبو سیلون
۱۴۸۵	ٹی۔کے ایمیچاپی۔ کولمبو
۱۴۸۶	محمد اسمٰعیل صاحب بنگلور شہر
۱۴۸۷	رابعہ بی بی صاحبہ 〃 〃
۱۴۸۸	حیات بی بی صاحبہ 〃 〃
۱۴۸۹	فاطمہ بی بی صاحبہ 〃 〃

نمبر	نام و پتہ
۱۴۹۰	عبدالستار صاحب بنگلور
۱۴۹۱	محبوب بی بی صاحبہ 〃
۱۴۹۲	امانی بی بی صاحبہ ضلع پوری
۱۴۹۳	رفیق النساء صاحبہ 〃 〃
۱۴۹۴	نجم النساء صاحبہ 〃 〃
۱۴۹۵	فقیر محمد صاحب ضلع گورداسپور
۱۴۹۶	حنیف محمد صاحب (نومسلم) قادیان
۱۴۹۷	غلام فاطمہ صاحبہ (نومسلمہ) 〃
۱۴۹۸	محمدی بی بی صاحبہ (نومسلمہ) 〃
۱۴۹۹	فضل دین صاحب ضلع گورداسپور
۱۵۰۰	عبدالرحمن صاحب (نومسلم) قادیان
۱۵۰۱	صالح محمد صاحب (نومسلم) 〃
۱۵۰۲	نیک محمد صاحب عرف نکا (نومسلم) 〃

بیرونی ممالک کے نومبایعین ۱۹۳۳ء

نمبر	نام	ملک
۲۳۸	جان ریڈکس	امریکہ
۲۳۹	میتھی ریڈکس	〃
۲۴۰	ہنری رائل	〃
۲۴۱	سارہ سویس	〃
۲۴۲	جوزف تھامس	〃
۲۴۳	رابرٹ وائٹ ٹیکر	〃
۲۴۴	کالون باڈلنگ	〃
۲۴۵	مانسول ہائنز	〃
۲۴۶	عبداللہ لیکی	〃
۲۴۷	گبسن براک مین	〃
۲۴۸	رابرٹ لائنز	〃
۲۴۹	ایدانی سمتھ	〃
۲۵۰	فروز ٹی پرانس	〃
۲۵۱	ایلی۔اے سمتھ	〃
۲۵۲	عبدالرشید	〃
۲۵۳	یعقوب ادریس	〃
۲۵۴	رشیدہ اکبر	〃
۲۵۵	امۃ الرشید	〃
۲۵۶	عمر اکبر	〃
۲۵۷	بشیر افضل	〃
۲۵۸	بشیر فاضل	〃
۲۵۹	عثمانؓ اکبر	〃
۲۶۰	مصطفیٰ ص	نائیجیریا

نمبر	نام	ملک
۲۶۱	راجی اماؤ	نائیجیریا
۲۶۲	رابن ایکیٹونا	〃
۲۶۳	ہاشم	〃
۲۶۴	بادین اکیروسی	〃
۲۶۵	عبدالہادی	〃
۲۶۶	عبدالجعفر دین	〃
۲۶۷	ضیا نیوایڈیکیا	〃
۲۶۸	عبدالرؤف	〃
۲۶۹	سید یوسف	〃
۲۷۰	عبدالرحمن	〃
۲۷۱	مریم سلیبی	〃
۲۷۲	سادوتا آڈیوک سلامی	〃
۲۷۳	سلامتو اجالا	〃
۲۷۴	فلیلتو اڈیل	〃
۲۷۵	ہنیرۃ اکیکونا	〃
۲۷۶	اشیاوا اجافونادین	〃
۲۷۷	ہماداتو	〃
۲۷۸	میسنیر تو اجیکے	〃
۲۷۹	ابداتو کری پینکے	〃
۲۸۰	خیراتو اینکے سلاکو	〃
۲۸۱	راڈلو اینکے تیجانی	〃
۲۸۲	مصطفیٰ اسینی	〃
۲۸۳	عبدالحمید	〃
۲۸۴	زینت لاڈیٹا	〃
۲۸۵	سلاماتو الاشیشے	〃
۲۸۶	اموہانی اڈسی اٹی	〃
۲۸۷	حسنت ٹیوداجیکے	〃
۲۸۸	حسیمت کینیڈے	〃
۲۸۹	املینہ ادسا	〃
۲۹۰	اسے رجی اسے اہاڈی	〃
۲۹۱	کساموقادر	〃
۲۹۲	علیو آئیوو	〃
۲۹۳	جیمو	〃
۲۹۴	قادری	〃
۲۹۵	آدم تویامو	〃
۲۹۶	الحسن	گولڈ کوسٹ افریقہ
۲۹۷	مریم	〃 〃
۲۹۸	احمد	〃 〃
۲۹۹	ہادا	〃 〃

نمبر	نام	ملک
۳۰۰	داؤدا	گولڈ کوسٹ افریقہ
۳۰۱	فاطمہ	〃 〃
۳۰۲	عمرؓ	〃 〃
۳۰۳	نوردین	〃 〃
۳۰۴	عثمان	〃 〃
۳۰۵	علیسا	〃 〃
۳۰۶	ایوب	〃 〃
۳۰۷	کوئیما امیب	〃 〃
۳۰۸	عیسیٰ	〃 〃
۳۰۹	آکیشاتو	〃 〃
۳۱۰	عبداللہ	〃 〃
۳۱۱	سلیمان	〃 〃
۳۱۲	اسحاق	〃 〃
۳۱۳	موسیٰ	〃 〃
۳۱۴	سعید	〃 〃
۳۱۵	عیسیٰ	〃 〃
۳۱۶	ابراہیم	〃 〃
۳۱۷	سعید	〃 〃
۳۱۸	عیسیٰ	〃 〃
۳۱۹	سلیمان	〃 〃
۳۲۰	زینب	〃 〃
۳۲۱	یوسف نذیر	〃 〃
۳۲۲	یوسف	〃 〃
۳۲۳	عبدالکریم	〃 〃
۳۲۴	سعید و	〃 〃
۳۲۵	سلیمان	〃 〃
۳۲۶	امین	〃 〃
۳۲۷	اسحاق	〃 〃
۳۲۸	حبیب	〃 〃
۳۲۹	حکیم	〃 〃
۳۳۰	داؤد	〃 〃
۳۳۱	اسحاق	〃 〃
۳۳۲	داؤد	〃 〃
۳۳۳	عیسیٰ	〃 〃
۳۳۴	سلیمان	〃 〃
۳۳۵	نادا	〃 〃
۳۳۶	حلیسا	〃 〃
۳۳۷	عائشہؓ	〃 〃
۳۳۸	ہادا	〃 〃

احمدیت کے متعلق مضمون

اُمتِ محمدیہ کا ذو القرنین

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا ذکر سورۂ کہف میں

قرآنی قصص کی حقیقت

عہدِ نبوی پر ایک لمبا زمانہ گزر جانے کی وجہ سے مسلمانان عالم میں جو اعتقادی غلطیاں پیدا ہو گئیں۔ ان میں سے ایک اہم ترین غلطی یہ بھی۔ کہ انہوں نے قرآن مجید کے بیان کردہ قصص کو عہد ماضی کی ایک داستان قرار دے لیا۔ اور اپنے ذہن میں یہ نقش جما لیا۔ کہ ان قصوں کے ذکر سے اللہ تعالےٰ کا منشاء بجز گزشتہ زمانہ کی بعض امثلہ پیش کرنے کے اور کچھ نہیں۔ حالانکہ یہ عقیدہ نہ صرف خلاف اسلام ہونے کی وجہ سے قابل قبول نہیں بلکہ اس سے اللہ تعالےٰ کی شانِ حکمت پر بہت بڑا حرف آتا ہے۔ اور اس صورت میں کفار مکہ کا وہ اعتراض درست تسلیم کرنا پڑتا ہے جو انہوں نے ان الفاظ میں کیا۔ کہ ان ھٰذا الا اساطیر الاولین یعنے یہ تو صرف پہلے لوگوں کے قصے کہانیوں کی کتاب ہے

حضرت مسیح موعودؑ کا احسان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ کی طرف سے علم پا کر مسلمانوں کو ان کی اس غلطی کی طرف توجہ دلائی اور بتایا۔ کہ قرآن میں قصے نہیں۔ بلکہ عظیم الشان پیشگوئیوں پر مشتمل واقعات ہیں۔ اور اس طرح قرآن مجید کی عظمت و صداقت کا ایک عظیم الشان دروازہ کھول دیا۔ ایسی پیشگوئیوں میں سے ایک وہ پیشگوئی بھی ہے جسے سورۂ کہف میں ذو القرنین کے ذکر میں بیان کیا گیا ہے۔ ہمیں اس سے انکار نہیں۔ کہ ذو القرنین کی شخصیت کسی پہلے زمانہ میں بھی لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی۔ لیکن ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ان آیات میں ایک اور ذو القرنین کی آمد کا ذکر ہے۔ اور وہ امت محمدیہ کے ذو القرنین حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

ذو القرنین ہونے کا دعوےٰ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ذو القرنین ہونے کا ذکر براہین احمدیہ حصہ پنجم میں بایں الفاظ بیان فرمایا ہے

"خدا تعالےٰ نے میرا نام ذو القرنین بھی رکھا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی میری نسبت یہ وحیٔ مقدس کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ خدا کا رسول تمام نبیوں کے پیرایوں میں یہ چاہتی ہے۔ کہ مجھ میں ذو القرنین کے بھی صفات ہوں۔ کیونکہ سورۂ کہف سے ثابت ہے۔ کہ ذو القرنین بھی صاحب وحی تھا۔ خدا تعالےٰ نے اس کی نسبت فرمایا ہے۔ قلنا یا ذا القرنین پس اس وحیٔ الٰہی کی رو سے کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء اس امت کے لئے ذو القرنین میں ہوں۔ اور قرآن شریف میں مثالی طور پر میری نسبت پیشگوئی موجود ہے۔ مگر ان کے لئے جو فراست رکھتے ہیں۔" ص۱۰۱

"بعض احادیث میں بھی آ چکا ہے۔ کہ آنے والے مسیح کی ایک یہ بھی علامت ہے۔ کہ وہ ذو القرنین ہو گا۔ غرض بموجب نص وحیٔ الٰہی کے میں ذو القرنین ہوں۔" ص۱۰۲

"میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی آئندہ پیشگوئی کے مطابق وہ ذو القرنین میں ہوں۔ جس نے ہر ایک قوم کی صدی کو پایا" (ضمیمہ ص۱۴۶)

ہر قوم کی دو صدیوں کا اجتماع

ذو القرنین جیسا کہ اس لفظ کی ترکیب اشارہ کر رہی ہے وہی شخص کہلا سکتا ہے۔ جو اپنے دعوے کے وقت دو صدیوں کو پائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ امر بالتصریح ثابت ہے۔ کہ آپ نے ہر قوم کی دو صدیاں پائیں۔ اول تو تیرھویں اور چودھویں دونوں صدیوں کا حصہ آپ کو ملا۔ اور دوسرے آپ کی عمر میں آپ پر بہت سی دو صدیاں جمع ہوئیں۔ جیسا کہ ذیل کے نقشہ سے ظاہر ہے

سنہ عیسوی	سنہ
۱۸۴۰ء	۵۶۰۰ سنہ یہود
۱۸۴۷ء	۲۶۰۰ سنہ رومی
۱۸۴۸ء	۱۹۰۰ سنہ بکرمی
۱۸۵۳ء	۲۶۰۰ سنہ بنو نصر
۱۸۶۲ء	۱۹۰۰ سنہ ہسپانی
۱۸۷۹ء	۱۸۰۰ سنہ تباہی یروشلم
۱۸۸۲ء	۱۳۰۰ سنہ ہجری
۱۸۸۵ء	۲۹۰۰ سنہ ابراہیمی
۱۸۸۸ء	۲۳۰۰ سنہ مقدونی
۱۸۹۲ء	۲۷۰۰ سنہ قسطنطنیہ
۱۸۹۴ء	۱۳۰۰ سنہ فصلی
۱۸۹۶ء	۲۷۰۰ سنہ سکندری
۱۸۹۲ء	۱۳۰۰ سنہ فصلی الٰہی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اس امر کو اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"یہ تو ظاہر ہے۔ کہ ذو القرنین وہ ہوتا ہے۔ جو دو صدیوں کو پانے والا ہے۔ اور میری نسبت یہ عجیب بات ہے۔ کہ اس زمانہ کے لوگوں نے جسقدر اپنے اپنے طور پر صدیوں کی تقسیم کر رکھی ہے۔ ان تمام تقسیموں کے لحاظ سے جب دیکھا جائے تو ظاہر ہو گا۔ کہ میں نے ہر ایک قوم کی دو صدیوں کو پا لیا ہے میری عمر اس وقت تخمیناً ۶۷ سال ہے۔ پس ظاہر ہے۔ کہ اس حساب سے جیسا کہ میں نے دو ہجری صدیوں کو پا لیا ہے۔ ایسا ہی دو عیسائی صدیوں کو بھی پا لیا ہے۔ اور ایسا ہی دو ہندی صدیوں کو بھی جن کا سن بکرماجیت سے شروع ہوتا ہے۔ اور میں نے جہاں تک ممکن تھا۔ قدیم زمانہ کے تمام ممالک شرقی اور غربی کی مقررشدہ صدیوں کا ملاحظہ کیا ہے۔ کوئی قوم ایسی نہیں جس کی مقرر کردہ صدیوں سے دو صدیں میں نے نہ پائی ہوں" ص۱۰۲

قرآن مجید میں ذو القرنین کا ذکر

صداقت کے اس پہلو کو واضح کرنے کے بعد جب ہم قرآن مجید کی آیات کو پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ویسئلونک عن ذی القرنین قل ساتلو علیکم منہ ذکرا۔ یعنے لوگ تجھ سے ذو القرنین کا حال دریافت کرتے ہیں۔ کہدے کہ میں ابھی اس کا تھوڑا سا ذکر تم کو سناؤنگا ساتلو علیکم منہ ذکرا کہنا اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ ذو القرنین صرف گزشتہ زمانہ سے وابستہ نہیں۔ بلکہ آئندہ زمانہ میں بھی ایک ذو القرنین آنے والا ہے۔ اور گزشتہ کا ذکر تو ایک تھوڑی سی بات ہے

اشاعتِ ہدایت کے لئے ہر قسم کے سامان

اس کے بعد خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ انا مکنا لہ فی الارض واتینٰہ من کل شیءٍ سببا یعنے ہم مسیح موعودؑ کو جو ذو القرنین کہلائے گا۔ روئے زمین پر ایسا مستحکم کریں گے کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ علاوہ ازیں اسے ہر قسم کے سامان بھی دیئے جائیں گے تاکہ وہ اپنے تبلیغی دائرہ کو حد کمال تک پہنچا سکے :-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امر کی تشریح ان الفاظ میں فرماتے ہیں :-

"یاد رہے۔ کہ یہ وحی براہین احمدیہ حصص سابقہ میں بھی میری نسبت ہوئی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ الم

فنجعل لك سهولة في كل امر یعنے کیا ہم نے ہر ایک امر میں تیرے لئے آسانی نہیں کر دی۔ یعنے کیا ہم نے تمام وہ سامان تیرے لئے میسر نہیں کر دیئے۔ جو تبلیغ اور اشاعت حق کے لئے ضروری تھے۔ جیسا کہ ظاہر ہے۔ کہ اس نے میرے لئے وہ سامان تبلیغ اور اشاعت حق کے میسر کر دیئے۔ جو کسی نبی کے وقت میں موجود نہ تھے۔ تمام قوموں کی آمد و رفت کی راہیں کھولی گئیں۔ طے مسافرت کے لئے وہ آسانیاں کر دی گئیں کہ برسوں کی راہیں دنوں میں طے ہونے لگیں۔ اور خبر رسانی کے وہ ذریعے پیدا ہوئے۔ کہ ہزاروں کوس کی خبریں چند منٹوں میں آنے لگیں۔ ہر ایک قوم کی وہ کتابیں شائع ہوئیں۔ جو مخفی اور مستور تھیں۔ اور ہر ایک چیز کے بہم پہنچانے کے لئے ایک سبب پیدا کیا گیا۔ کتابوں کے لکھنے میں جو جو دقتیں تھیں۔ وہ چھاپہ خانوں سے دفع اور دور ہو گئیں۔ یہاں تک کہ ایسی ایسی مشینیں نکلی ہیں۔ کہ ان کے ذریعہ سے دس دن میں کسی مضمون کو اس کثرت سے چھاپ سکتے ہیں۔ کہ پہلے زمانوں میں دس سال میں بھی وہ مضمون قید تحریر میں نہیں آ سکتا تھا۔ اور پھر ان کے شائع کرنے کے اس قدر حیرت انگیز سامان نکل آئے ہیں۔ کہ ایک تحریر صرف چالیس دن میں تمام دنیا کی آبادی میں شائع ہو سکتی ہے۔ اور اس زمانہ سے پہلے ایک شخص بشرطیکہ اس کی عمر بھی لمبی ہو۔ سو برس تک بھی اس وسیع اشاعت پر قادر نہیں ہو سکتا تھا" ص۱۰۳

عیسائیوں کی علمی اور عملی حالت

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فاتبع سببا۔ حتى اذا بلغ مغرب الشمس وجدها تغرب في عين حمئة ووجد عندها قوما۔ قلنا يٰذا القرنين اما ان تعذب واما ان تتخذ فيهم حسنا قال اما من ظلم فسوف نعذبه ثم يرد الى ربه فيعذبه عذابا نكرا۔ واما من امن و عمل صالحا فله جزاء ن الحسنىٰ وسنقول له من امرنا يسرا یعنے جب مسیح موعود کو اشاعت ہدایت کے لئے ہر قسم کے سامان دیئے جائیں گے۔ تو وہ ایک سامان کے پیچھے پڑے گا۔ مطلب یہ کہ وہ مغربی اقوام کی اصلاح کے لئے جدو جہد شروع کر دے گا۔ اور جب وہ ان اقوام کی عملی حالت دیکھے گا۔ تو اسے معلوم ہو گا۔ کہ آفتاب صداقت ایک کیچڑ کے چشمہ میں غروب ہو گیا۔ اور اس غلیظ چشمہ اور تاریکی کے پاس ایک قوم کو پائے گا۔ جو مغربی کہلائے گی۔ یہ حالت نصاریٰ کی بیان کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ مسیح موعود مغربی ممالک میں عیسائیوں کو خطرناک تاریکی کی حالت میں مشاہدہ کریگا وہ دیکھیگا۔ کہ ان کا آفتاب غروب ہو گیا۔ پس وہ تاریکی میں بھٹک رہے ہیں۔ پھر دیکھے گا۔ کہ ان کے پاس صاف پانی بھی نہیں۔ یعنے علمی اور عملی دونوں حالتیں سخت ناقص اور خراب ہیں۔ روحانی روشنی اور روحانی آب حیات سے وہ کوسوں دور پڑے ہیں۔ تب خدا مسیح موعود کو کہیگا۔ کہ چاہے تو تو ان کی ہلاکت کیلئے بد دعا کر۔ اور چاہے تو ان کی اصلاح کے لئے جدو جہد کر۔ تب ذوالقرنین یعنے مسیح موعود کہے گا۔ کہ میری بد دعا تو صرف اسی شخص کو لگے گی۔ جس نے ظلم پر کمر باندھ لی۔ وہ اس جہاں میں بھی ذلیل ہو گا۔ اور آخرت میں بھی مگر وہ کہ جس نے سچائی سے مونہہ نہ پھیرا۔ بلکہ ایمان لایا۔ اور اعمال صالحہ کئے۔ اسے اللہ تعالےٰ کی طرف سے نہایت اچھا بدلہ ملے گا۔ اگر کوئی شخص غور کرے۔ تو اسے معلوم ہو گا۔ کہ عیسائیل کا آج کل یہی نقشہ ہے۔ اور اسی حالت کی اصلاح کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی۔

مسلمانوں کی افسوسناک حالت

پھر فرماتا ہے۔ ثم اتبع سببا حتى اذا بلغ مطلع الشمس وجدها تطلع على قوم لم نجعل لهم من دونها سترا۔ كذالك وقد احطنا بما لديه خبرا۔ یعنے مسیح موعود پھر ایک اور سامان کے پیچھے پڑے گا۔ اور وہ یہ کہ ممالک مشرقیہ کے لوگوں کی حالت پر نظر دوڑائیگا۔ اسے نظر آئے گا۔ کہ وہ جگہ جس سے سچائی کا آفتاب نکلتا ہے۔ وہاں ایسی نادان قوم رہتی ہے جس کے پاس دھوپ سے بچنے کا کوئی سامان نہیں۔ وہ ظاہر پرستی اور افراط کی دھوپ سے جلتے ہوں گے۔ ان کے پاس دھوپ سے محفوظ رہنے کا کوئی سامان نہ ہو گا۔ پس ان لوگوں کیلئے بھی آفتاب صداقت ہلاکت کا موجب ہو جائیگا۔ یہ مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچ کر بتایا گیا ہے۔ کہ آفتاب ہدایت کی روشنی تو ان کے سامنے موجود ہے۔ اور وہ ان لوگوں کی طرح نہیں۔ جنکا روحانی آفتاب گندے چشمہ میں غروب ہو گیا۔ مگر ان لوگوں کو اس روحانی آفتاب سے بجز اس کے اور کچھ حاصل نہ ہوا۔ کہ دھوپ سے چمڑا جل جائے۔ رنگ سیاہ ہو جائے۔ اور آنکھوں کی روشنی جاتی رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی لئے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "میں تمہیں کس سے مشابہت دوں۔ تم ان بدقسمتوں سے مشابہ ہو۔ جن کے گھر کے قریب ایک فیاض نے ایک باغ لگایا۔ اور اس میں ہر ایک قسم کا پھلدار درخت نصب کیا۔ اور اس کے اندر ایک شیریں نہر چھوڑ دی۔ جسکا پانی نہایت میٹھا تھا۔ اور اس باغ میں بڑے بڑے سایہ دار درخت لگائے۔ جو ہزاروں انسانوں کو دھوپ سے بچا سکتے تھے۔ تب اس قوم کی اس فیاض نے دعوت کی۔ جو دھوپ میں جل رہی تھی۔ اور کوئی سایہ نہ تھا۔ اور نہ کوئی پھل تھا۔ اور نہ پانی تھا۔ تا وہ سایہ میں بیٹھیں۔ اور پھل کھائیں۔ اور پانی پئیں لیکن اس بدبخت قوم نے اس دعوت کو رد کیا۔ اور اس دھوپ میں شدت گرمی اور پیاس اور بھوک سے مر گئے۔ اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کی جگہ میں دوسری قوم کو لاؤں گا۔ جو ان درختوں کے ٹھنڈے سایہ میں بیٹھے گی۔ اور ان پھلوں کو کھائے گی۔ اور اس خوشگوار پانی کو پیئے گی۔ خدا نے مثال کے طور پر قرآن شریف میں خوب فرمایا۔ کہ ذوالقرنین نے ایک قوم کو دھوپ میں جلتے ہوئے پایا۔ اور ان میں اور آفتاب میں کوئی اوٹ نہ تھی۔ اور اس قوم نے ذوالقرنین سے کوئی مدد نہ چاہی۔ اس لئے وہ اس بلا میں مبتلا رہی لیکن ذوالقرنین کو ایک دوسری قوم ملی جنہوں نے ذوالقرنین سے دشمن سے بچنے کے لئے مدد چاہی۔ سو ایک دیوار ان کے لئے بنائی گئی۔ اس لئے وہ دشمن کی دست برد سے بچ گئے۔" (ضمیمہ ص۱۳۶)

جماعت احمدیہ کا ذکر

پھر فرماتا ہے۔ ثم اتبع سببا حتى اذا بلغ بين السدين وجد من دونهما قوما لا يكادون يفقهون قولا۔ قالوا يٰذا القرنين ان ياجوج وماجوج مفسدون في الارض فهل نجعل لك خرجا على ان تجعل بيننا وبينهم سدا قال ما مكني فيه ربي خير فاعينوني بقوة اجعل بينكم وبينهم ردما۔ اٰتوني زبر الحديد حتى اذا ساوىٰ بين الصدفين قال انفخوا حتى اذا جعله نارا قال اٰتوني افرغ عليه قطرا فما اسطاعوا ان يظهروه وما استطاعوا له نقبا الخ یعنے مسیح موعود پھر ایک اور سامان مہیا کرے گا۔ اور وہ ایک ایسا نازک زمانہ ہو گا۔ جیسے بین السدین کہنا چاہیئے یعنی دو پہاڑیوں کے درمیان۔ مطلب یہ کہ لوگ اس وقت دو طرفہ خوف میں پڑے ہوں گے۔ اور ضلالت کی طاقت حکومت کی طاقت کے ساتھ ملکر ایک ایسا نظارہ پیش کر رہی ہو گی۔ جو نہایت ہی خوفناک ہو گا۔ ایسے نازک وقت میں مسیح موعود ایک ایسی قوم پائیگا۔ جو غلط خیالات میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اسکی بات کو مشکل سے سمجھ سکے گی لیکن آخر کار سمجھ جائیں گے۔ اور ہدایت پا جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ "یہ تیسری قوم ہے۔ جو مسیح موعود کی ہدایات سے فیضیاب ہوں گے۔ تب وہ اس کو کہیں گے کہ اے ذوالقرنین یاجوج اور ماجوج نے زمین پر فساد مچا رکھا ہے پس اگر آپ کی مرضی ہو۔ تو ہم آپکے لئے چندہ جمع کر دیں۔ تا آپ ہم میں اور ان میں کوئی روک بنا دیں۔ جو جواب میں کہیگا۔ کہ جس بات پر خدا نے مجھے قدرت بخشی ہے۔ وہ تمہارے چندوں سے بہتر ہے۔ ہاں اگر تم نے کچھ مدد کرنی ہے۔ تو اپنی طاقت کے موافق کرو۔ تا میں تم میں اور ان میں دیوار کھینچ دوں۔ یعنے ایسے طور پر ان پر حجت پوری کروں۔ کہ وہ کوئی طعن و تشنیع اور اعتراض کا تم پر حملہ نہ کر سکیں۔ لوہے کی سلیں مجھے لا دو۔ تا آمد و رفت کی راہوں کو بند کیا جائے یعنی اپنے تئیں میری تعلیم اور دلائل پر مضبوطی سے قائم رہو۔ اور پوری استقامت اختیار کرو۔ اور اس طرح پر خود لوہے کی سل بن کر مخالفانہ حملوں کو روکو۔ اور سلوں میں آگ پھونکو۔ جب تک کہ وہ خود آگ بن جائیں یعنے محبت الہٰی اس قدر اپنے اندر بھڑکاؤ۔ کہ خود الہٰی رنگ اختیار کرو۔" ص۱۰۷

غرض قرآن مجید کی ان آیات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تمدن اسلام

اسلام میں ازدواجی تعلقات

لڑکیوں کی شادی کے متعلق اسلام سے قبل مختلف تمدنی اصول تھے۔ بعض اقوام تو علی الاعلان اپنی لڑکیوں کو فروخت کرتیں۔ بابل کی حکومت جب عروج پر تھی۔ تو اس کا یہی قانون تھا۔ کہ لڑکی جب جوان ہو جائے۔ تو اسے مارکیٹ میں لے جا کر بذریعہ نیلام فروخت کر دیا جائے۔ اور جو اس کی زیادہ قیمت دے۔ وہ لے جائے۔ اسی طرح ہندوؤں میں یہ دستور تھا۔ کہ وہ سوئمبر کے ذریعہ لڑکی کے لئے خاوند تلاش کرتے تھے۔ اور یہ گویا اپنے زور اور طاقت کے بل پر زبردستی کسی کی لڑکی کو چھین کرلے جانے کے مترادف تھا۔ اس کے معنے یہ تھے۔ کہ اپنی قوت و طاقت کے مقابلہ میں جو شخص اپنے رقیبوں پر غالب آجائے۔ وہی لڑکی کو لے جائے۔ انگریزوں میں بھی ابتدائی زمانہ میں یہ رسم پائی جاتی تھی؛

عورت پر بدترین ظلم

لیکن یہ طریق لڑکی کی شادی کے نہایت قابل اعتراض اور اس کے لئے نقصان رساں تھے۔ یہ دراصل عورت پر بدترین ظلم تھا۔ کہ اس کے لئے رفیق زندگی تجویز کرتے وقت اس کی رائے کو کوئی وقعت نہ دی جاتی تھی۔ بلکہ اسے رائے کے اظہار کے حق سے کلیۃً محروم کر دیا گیا تھا۔ اور ماں باپ یا تو اسے سب سے زیادہ مالدار کے ہاتھ بیچ دیتے۔ جو خواہ بدصورت۔ بدمزاج۔ بد اخلاق بد اطوار اور ہر لحاظ سے نکما ہوتا۔ یا لوگوں کو اجازت عام دے دیتے۔ کہ جس کی لاٹھی اسی کی بھینس کا نقشہ پیش کر کے سب سے زیادہ طاقتور شخص لڑکی کو دوسروں سے چھین کرلے جائے۔ حالانکہ عین ممکن ہے۔ کہ زیادہ طاقتور انسان اپنے اندر شکل و صورت یا اخلاق اور عادات و اطوار کے لحاظ سے اسقدر نقائص رکھتا ہو۔ کہ وہ لڑکی جس پر وہ محض اپنے زور بازو کے ذریعہ قابض ہو۔ اس کے مقابل میں نسبتاً کم طاقتور مگر وجیہ و شکیل اور خوش اخلاق نوجوان کو ترجیح دیتی ہو۔ اور اگر اس کی رائے کا لحاظ کیا جاتا۔ تو وہ اپنی مرضی اور پسند کے خلاف کبھی اس کے ساتھ زندگی بسر کرنے پر رضامند نہ ہو

مغربی اقوام میں عورت کی آزادی اور اسکے نقصانات

اگرچہ اسلام کی تعلیم کے بعد عورتوں کے نکاح کے بارہ میں ایسی لغو باتوں میں کسی حد تک کمی آ گئی۔ لیکن پھر بھی نکاح کے بارہ میں عورت کی رائے کو اس وقت بھی ملحوظ نہیں رکھا جاتا عیسائیت میں بے شک عورت کی رائے پر شادی کا انحصار ہے

لیکن یہ بجائے خود پہلے سے بھی زیادہ خطرناک نقص ہے۔ مغربی تمدن شادی کا کلی اختیار لڑکی اور لڑکے کو دیتا ہے۔ جس سے یہ خرابی پیدا ہوتی ہے۔ کہ دو نو ناتجربہ کاری اور جذبات کی رو کے ماتحت فیصلہ کرنے میں غلطی کر جاتے ہیں۔ ایک نوجوان لڑکی اور نوعمر لڑکا جب آپس میں بے تکلفانہ ملتے ہیں۔ تو دونوں پر جذبات کا غلبہ ہوتا ہے۔ جس کے زیر اثر دونوں کے لئے قطعاً ناممکن ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کے اخلاق۔ عادات و اطوار۔ اور مزاج وغیرہ کا مطالعہ کر سکیں۔ وہ اپنی عمر کے تقاضا کے ماتحت جذبات کی رو میں ایسی بری طرح بہ جاتے ہیں۔ کہ سنجیدگی اور متانت کے ساتھ ایک دوسرے کو مطالعہ کرنا ان کے لئے ناممکنات سے ہوتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی ناتجربہ کاری سادہ لوحی اور اہلی زندگی کے نشیب و فراز آئندہ ذمہ واریوں اور پیش آنے والے حالات سے لاعلمی کی وجہ سے محض ظاہری شکل و صورت پر فریفتہ ہو کر ایک دوسرے سے منسلک ہو جاتے ہیں۔ اور کچھ عرصہ کے بعد جب جوش ٹھنڈا ہو کر انہیں ایک دوسرے کے مطالعہ کا موقعہ ملتا ہے۔ تو پھر جھٹ طلاق پر اتر آتے ہیں۔ چنانچہ یورپ میں طلاقوں کی بھرمار ثبوت ہے اس امر کا۔ کہ شادی کے وقت بنیادی امور میں ضرور کوئی ایسا نقص ہے جو اس عمارت کو پایۂ تکمیل تک پہنچنے سے قبل ہی پیوند زمین کر رہا ہے

ایک عبرتناک واقعہ

یورپ کے اندر طلاق کے جو مقدمات ہوتے رہتے ہیں۔ انکی روئداد کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ ایسی مرد اور عورت کی شادی جس میں کسی بصر اور تجربہ کار کا دخل نہ ہو۔ کس طرح تباہ کن ثابت ہو رہی ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ اخبارات میں ایک شادی کا بہت چرچا رہا۔ جرمنی میں ایک شخص آیا جس نے خود کو روس کا شاہزادہ ظاہر کیا۔ اور اپنے مال و دولت اور نیز خوش شکل ہونے کی وجہ سے وہ قیصر کی ہمشیرہ کے ساتھ شادی کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ حالانکہ وہ کوئی شہزادہ نہ تھا۔ بلکہ کسی باورچی خانہ میں برتن مانجھنے کا کام کرنے والا تھا جس نے کسی نہ کسی طریق سے روپیہ حاصل کر لیا۔ پس محض عورت کی مرضی پر شادی کا انحصار رکھنا کسی صورت میں بھی قرین دانشمندی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کہ عورت ظاہری حسن و جمال اور مال و دولت کو دیکھ کر انسانیت کے اصل جوہر اور شرافت و اخلاق کی طرف توجہ ہی نہ کر سکے۔ اور اس طرح اپنی ناتجربہ کاری کے باعث نقصان اٹھائے۔

اسلام کی تعلیم

مختلف تمدنوں اور اصول کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ شادی کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری امر یہ ہے۔ کہ جہاں لڑکی اور لڑکے کی رائے دریافت کر لی جائے۔ وہاں گرم و سرد چشیدہ۔ آئندہ زندگی کی ذمہ داریوں اور مشکلات سے آگاہ اور جذبات کی دنیا سے علیحدہ تجربہ کار سرپرستوں کا مشورہ بھی ضروری ہو جو ہر قسم کے ہنگامی جذبات سے علیحدہ ہونے کے باعث معاملہ کے اچھے اور برے سب پہلوؤں پر پوری طرح غور کرنے کے اہل ہوں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام نے لڑکی کی شادی کے معاملہ کو ایسے طریق پر رکھا ہے۔ کہ اس میں بہت کم غلطی اور خطا کا احتمال ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اسلام کی پیش کردہ تعلیم کو ملحوظ رکھا جائے۔ چنانچہ شریعت اسلامیہ کا حکم ہے۔ کہ لڑکی کی رضامندی کے بغیر والدین اپنی مرضی اور منشاء سے جہاں چاہیں۔ اس کا نکاح نہیں کر سکتے۔ اسی طرح لڑکی اپنے والدین یا سرپرستوں کی منظوری کے بغیر اپنی خواہش سے نکاح نہیں کر سکتی۔ اسطرح گویا دونوں کی رضامندی پر نکاح کا انحصار رکھا گیا۔ اور جہاں عورت کی مرضی کو اس معاملہ میں خاص وقعت دی گئی۔ وہاں اسکے لئے والدین کے تجربہ اور پختہ کاری سے کامل طور پر مستفید ہونے کا موقعہ بھی رکھ دیا ؛

والدین کی بدنیتی کی صورت میں

ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی سنگدل والدین اپنی ذاتی اغراض کے ماتحت اپنی لڑکی کو بھاڑ میں جھونکنے پر رضامند ہو جائیں۔ اور لڑکی کو وہ رشتہ ناپسند ہو۔ وہ دیکھ رہی ہو۔ کہ اسکی مرضی کے خلاف اس کے والدین اسے تباہی کے گڑھے میں دھکیل رہے ہیں۔ ایسی صورت میں شریعت نے اسے اختیار دیا ہے۔ کہ وہ عدالت میں جا کر اس قسم کی درخواست دے دے۔ اور تمام حالات عدالت کے سامنے بیان کر دے۔ اور شریعت نے عدالت کو حق دیا ہے۔ کہ وہ تحقیقات کے بعد اگر دیکھے۔ کہ واقعی والدین ذاتی اغراض کے ماتحت چل رہے ہیں تو لڑکی کو اجازت دے سکتی ہے۔ کہ وہ جہاں چاہے شادی کر لے

مسلمانوں اور غیر مسلموں کی شادیوں میں فرق

شادی کے متعلق لڑکی کی مرضی کا دخل ایک ابتدائی اصل ہے جسے اہلی زندگی کی آسائش کی جان کہنا بجا ہوگا۔ اور اگرچہ مسلمان اس پر پوری طرح پابند نہیں۔ تاہم معمولی طور پر اسکو مدنظر رکھنے کا ہی یہ نتیجہ ہے۔ کہ ان کے ہاں نوے فی صدی شادیاں کامیاب ثابت ہوتی ہیں۔ حالانکہ دوسری اقوام میں آج کل شادی ایک مصیبت ثابت ہو رہی ہے۔ اور اسکا حقیقی مقصد مفقود ہو رہا ہے۔ یورپ میں تو یہ حال ہے۔ کہ اگر ایک مرد و عورت اکٹھے جا رہے ہوں۔ تو کہا جاتا ہے کہ یہ یا تو میاں بیوی نہیں ہیں۔ اور اگر ہیں۔ تو ان کی شادی ابھی ایک ماہ نہیں گزرا۔ کیونکہ وہاں حالات نے یہ صورت پیدا کر دی ہے۔ کہ میاں بیوی زیادہ عرصہ اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ اسی طرح ہندوؤں کی خانگی زندگی جسقدر تلخ ہو رہی ہے۔ اور ہندو خواتین اپنے حقوق پامال ہوتے دیکھ کر جو راہ اختیار کر رہی ہیں۔ ان کا پتہ اغوا وغیرہ کی ان وارداتوں سے لگ سکتا ہے جو آئے دن ہندوؤں میں کثرت سے ہوتی رہتی ہیں۔ اور جس کی وجہ سے ان دنوں پنجاب کے ہندو اخبارات پر خواب و خور حرام ہو رہا ہے۔ اخبار "ملاپ" ۱۳ر جولائی کے چند الفاظ ملاحظہ ہوں لکھتا ہے "پنجاب خصوصاً بنگال میں ہندو دیویوں کے اغوا کی وارداتیں حیرتناک سرعت سے بڑھ رہی ہیں۔ شاید ہی کوئی ایسا دن ہو جس دن اخبارات میں مجرمانہ حملوں اور اغوا کی رپورٹیں شائع نہ ہوتی ہوں۔ شری یت سنات...

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ماتحت احمدیہ جماعتوں کی تعداد اس وقت پانچ سو سے اوپر ہے۔ اور ان سب جماعتوں کو یکم مئی سے اپنے نئے عہدہ دار منتخب کرکے ان کی منظوری حاصل کرنی چاہیئے تھی۔ جیسا کہ میں نے جنوری سے اپریل تک دو تین بار اعلان بھی کر دیا تھا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اس وقت تک بشمولیت ان جماعتوں کے جن کے عہدہ داروں کی منظوری ذیل میں دی جاتی ہے۔ صرف ۵۶ جماعتوں نے اپنے عہدہ داروں کی منظوری حاصل کی ہے۔ چونکہ ہمارا قاعدہ یہی ہے۔ کہ عہدہ داروں کا بجز امراء جماعت کے سالانہ انتخاب و منظوری ہو۔ اس لئے اس قاعدہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ باقی تمام جماعتیں خلاف قاعدہ کام کر رہی ہیں۔ ایسی تمام جماعتوں کو بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اس اعلان سے اطلاع پاتے ہی فوراً ۳۰ اپریل ۳۵ء تک کے لئے نئے عہدہ دار منتخب کرکے فہرستہائے عہدہ داران بغرض حصول منظوری دفتر نظارت اعلیٰ میں بہت جلد ارسال کر دیں۔

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدہ داروں کی ۳۰ اپریل ۳۵ء تک منظوری دی جاتی ہے۔

چکوال ضلع جہلم

پریذیڈنٹ — سید زمان شاہ صاحب
سکرٹری مال — شیخ محمد عبد اللہ صاحب
سکرٹری تبلیغ — خواجہ شمس الدین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — مولوی فتح علی صاحب

شیر کا چک ۳۴ ضلع لائل پور

پریذیڈنٹ
جنرل سکرٹری } میاں فضل حق صاحب
سکرٹری امور عامہ

سکرٹری تبلیغ — میاں عبد الحق صاحب
نائب " " — میاں غلام قادر صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت
محاسب } میاں قائم دین صاحب

سکرٹری مال
امین } میاں نور محمد صاحب
خزانچی

سکرٹری امور خارجہ — میاں ناصر دین صاحب

سکرٹری وصایا — میاں خدا بخش صاحب

سیدوالہ ضلع شیخوپورہ

پریذیڈنٹ — میاں غلام محمد صاحب
سکرٹری تبلیغ — میاں شبیر محمد صاحب
سکرٹری مال — میاں احمد دین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — میاں محمد رمضان صاحب

دولمیال ضلع جہلم

پریذیڈنٹ — مولوی کرم داد صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — قاضی عبد الرحمٰن صاحب
سکرٹری مال — ملک فتح محمد صاحب
سکرٹری تبلیغ — منشی غلام قادر صاحب

ناظر اعلیٰ ۱۰ جولائی ۳۴ء

سکرٹریان تالیف و تصنیف کا تقرر

بیرونی جماعتوں میں سے بعض میں سکرٹری تالیف و تصنیف مقرر ہو چکے ہیں۔ لیکن کئی جماعتوں میں اب تک سکرٹری تالیف و تصنیف مقرر نہیں ہیں۔ اس لئے عہدہ داران بیرونی جماعتہائے احمدیہ سے گزارش ہے۔ کہ جن جن جماعتوں میں سکرٹری تالیف و تصنیف ابھی تک مقرر نہیں ہوئے۔ وہاں احباب اپنے میں سے کسی موزون دوست کو اس عہدہ پر مقرر فرما کر ان کے فرائض نظارت ہذا سے دریافت فرمائیں۔ اور عملی کام اپنے اپنے حلقوں میں شروع فرمائیں۔ (ناظر تالیف و تصنیف قادیان)

احمدی کاشتکاروں کی ضرورت

ایک احمدی بھائی شجاعت حسین صاحب اوورسیر غازی پور علاقہ یو۔پی سے تحریر فرماتے ہیں کہ انہیں اپنی جاگیر کے لئے احمدی کاشتکاروں اور کارندوں کی ضرورت ہے۔ جو احباب کاشتکاروں یا کارندوں کی حیثیت سے وہاں جانا چاہیں۔ وہ اپنی درخواست بخدمت شجاعت حسین صاحب احمدی اوورسیر کورٹ آف وارڈس غازی پور یو۔پی بھیجدیں۔

خاکسار۔ محمد اشرف ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

بیکاروں کی امداد

ہمارے پاس مڈل۔ میٹرک۔ ایف۔ اے۔ بی۔ اے پاس کئی امیدوار ہیں۔ ان کو کام دلانے کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست ان کو کسی نہ کسی جگہ ملازم کرا سکتے ہوں۔ تو امداد دے کر ممنون فرمائیں۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

سکرٹریان تبلیغ کی کارگذاری

سکرٹریان تبلیغ کی کارگذاری بابت ماہ مئی ۳۴ء شائع کی جاتی ہے۔ تاکہ احباب کو اپنے کام کا اندازہ لگ سکے۔ اور دوسری جماعتوں سے مقابلہ کر کے فاستبقوا الخیرات کے ماتحت ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ باقی جماعتیں بھی باقاعدہ کام کرکے اپنی رپورٹ ماہواری مطبوعہ فارم پر بھیجتی رہیں گی۔ تاکہ تمام جماعتوں کا کام اکٹھا شائع کیا جا سکے۔ اس گوشوارہ سے پتہ لگتا ہے کہ بہت سی جماعتیں کام تو کرتی ہیں۔ مگر اپنے کام کی رپورٹ نہیں بھیجتیں جس سے ان کے کام کا پتہ نہیں لگتا۔

فارم رپورٹ دفتر سے منگوایا جا سکتا ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

گوشوارہ کارکردگی جماعتہائے انصار اللہ ماہ مئی ۳۴ء

نام جماعت	تعداد انصار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جالندھر شہر	۶	۶	۲	۱	۵	۳	—	۷	—
دہلی	۱۴	۱۶	۲	۱	۶	۶	۳	۷۷	
نئی دہلی	۱۲	۱۲	۲	۱	۸	۱۲	۱۱	۷۱	—
سیالکوٹ شہر	۲۴	۲	۲۸	۴	—	۸	—	۵۸	۱
گوجرانوالہ	—	۳۷	۴	—	متعدد	۲۸	۱	۷۰	—
گجرات	۴	۴	۴	متفرق	۴	۴	—	۷۰	
لاہور چھاؤنی	۲۰	۲۰	—	—	۱۰	۲۰	—	متعدد	—
ہوشیارپور	۲۰	۱۵	۳	۳	۳	۱۰	—	—	
بنوں شہر	۸	۷	۱	۱	۲۲	۴	—	۱۷۹	
کانپور	۱۳	۱۳	۵	۴	۱	۱۰	-	۳۴	-
بھیرہ	۷	۷	-	۴	۵	۴	-	۷	-
بالاکوٹ	۳	۱۸	۳	-	۳	۸	۱	۱۰۹	۲
سامانہ	۱	۱۴	۲	۱	۱۰		-	۴۵	۱
ہرچوددوال	۵	۵	۳	۳	۵	۱۲	-	متعدد	
اٹھوال	۲۴	-	۱	-	۱۲	۲۰	-	"	
میزان	۱۴۰	۱۷۸	۵۹	۳۲	۹۴	۱۴۹	۶	۷۴۳	۴

فوری ضرورت

ایک مقام پر بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ جو دوست بی۔ اے۔ بی۔ ٹی پاس ہوں۔ اور ملازمت کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں معہ تصدیق مقامی جماعت احمدیہ پتہ ذیل پر بھجوا دیں۔ بابو عبد المجید صاحب احمدی ۵۸۱ لیک اسکوائر نیو دہلی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

مسلم لیگ میں افسوسناک جھگڑے

مسلم لیگ کی اندرونی کشمکش دور کی جائے

مسلم لیگ کی سابقہ خدمات

آل انڈیا مسلم لیگ مسلمانانِ ہند کی سب سے پہلی نمائندہ سیاسی انجمن ہے۔ جس نے حسب مقدور نہ صرف مسلمانوں کے سیاسی اور ملکی حقوق کی حفاظت کی۔ بلکہ ان میں سیاسیات کے متعلق بیداری پیدا کرنے کی بھی بہت کچھ کوشش کی۔ علاوہ ازیں حکومت میں مسلمانوں کا اثر اور رسوخ پیدا کرنے میں بھی بہت کچھ حصہ لیا۔ اور کہا جاسکتا ہے۔ کہ اس نے قابلِ قدر خدمات سرانجام دی ہیں ؂

موجودہ حالت

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ آج جبکہ ہندوستان کے سیاسی مسائل نہایت اہم صورت اختیار کر چکے ہیں۔ مسلمانانِ ہند میں پہلے کی نسبت بہت زیادہ اپنے سیاسی حقوق کی حفاظت کا جذبہ پیدا ہو چکا ہے۔ اور مخالف طاقتیں نہایت منظم طریق سے مسلمانوں کو کچلنے کے لئے مصروف کار ہیں۔ بجائے اس کے کہ مسلم لیگ۔ اپنے فرائض کو زیادہ عمدگی کے ساتھ سرانجام دیتی۔ اور سیاسیات میں مسلمانانِ ہند کی صحیح نمائندگی کرتی۔ اندرونی الجھنوں کا شکار ہو کر عضو معطل بن رہی ہے۔ اور ارکان لیگ اپنی ساری طاقت اور قوت ایک دوسرے کو زک پہنچانے۔ اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے میں صرف کر رہے ہیں۔ اور اس بات کو انہوں نے قطعاً نظر انداز کر دیا ہے۔ کہ یہ طریق عمل نہ صرف ان کی شان کے شایاں نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے لئے سخت نقصان رساں اور ان کے سیاسی حقوق کو تباہ کرنے والا ہے ؂

حال کا جلسہ

حال میں مسلم لیگ کے صدر صاحب نے جنہیں تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ دہلی کے ایک اجلاس میں مخالف پارٹی نے جلسہ کو چھوڑ دینے پر مجبور کر دیا۔ اور پھر اجلاس جاری رکھتے ہوئے صدارت سے معزول کر دیا تھا۔ لاہور میں جلسہ منعقد کیا۔ یہ جلسہ ملک برکت علی صاحب ایڈووکیٹ کے مکان پر ۹۔ جولائی کو ہوا۔ مگر بجائے اس کے کہ مسلمانانِ ہند کی متفقہ خواہش کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایسا طریق عمل اختیار کیا جاتا۔ جو ارکان لیگ کے اختلاف اور انشقاق کو دور کر کے انہیں متحدہ حیثیت سے کام کرنے کے قابل بنا دیتا۔ اس بات کی انتہائی کوشش کی گئی ہے۔ کہ اتحاد کی کوئی صورت ہی باقی نہ رہے ؂

جلسہ کی روئداد

چنانچہ ایسوسی ایٹڈ پریس کے ذریعہ اس جلسہ کی جو روئداد شائع کرائی گئی ہے۔ اس میں سوائے پہلی قرارداد کے جس میں رسمی طور پر سر فخر الدین اور سر ذوالفقار علی خاں کی وفات پر اظہار تعزیت کیا گیا۔ باقی تمام کی تمام قراردادیں دوسری پارٹی کو "خلاف قانون" بتانے اور اپنا اڈا علیحدہ جمانے کے متعلق پاس کی گئی ہیں۔ حتےٰ کہ لیگ کا آئندہ آئین مرتب کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بھی مقرر کر دی گئی ہے۔ گویا مسلمانوں کی وہ نمائندہ جماعت۔ جو ایک لمبے عرصہ سے قائم ہے۔ اور جس نے بڑے بڑے سیاست دان اور مدبر مسلمانوں کے ہاتھوں میں پرورش پائی ہے۔ اس کے لئے اب نئے سرے سے آئین مرتب کرنے کی ضرورت بھی پیش آ گئی ہے۔ جبکہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجائی جا رہی ہے ؂

شرکاء جلسہ

پھر حیرت ہے۔ کہ یہ سب کچھ ایک ایسے جلسہ میں کیا گیا جس میں شریک ہونے والے تین چار کے سوا باقیوں کے نام تک بتانے سے صدر جلسہ نے انکار کر دیا۔ اور انہیں نہایت احتیاط سے مخفی رکھنے کی کوشش کی گئی۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ یا تو "قریباً پندرہ اشخاص" کے شریک ہونے کا جو اعلان کیا گیا ہے۔ یہ قابل صحت ہے۔ اور صرف وہی اصحاب شریک ہوئے۔ جن کے نام شائع کر دیئے گئے۔ یا اگر پندرہ کی تعداد درست ہے۔ تو اس میں ایسے لوگ بھی شامل ہیں۔ جنہیں اس جلسہ میں شریک ہونے کا لیگ کے آئین و ضوابط کے رو سے حق نہ تھا۔ ورنہ چند آدمیوں کے نام ظاہر کرتے ہوئے باقی نام کیوں پوشیدہ رکھے گئے۔ دراصل لیگ کے قواعد کے ماتحت ایک جائز جلسہ کے لئے کونسل کے کم از کم دس ارکان کا کورم ہونا ضروری ہے۔ لیکن لاہور میں جلسہ کرنے والوں کو چونکہ کونسل کے تین سو دس ارکان میں سے صرف دس بھی میسر نہ آسکے۔ اس لئے انہوں نے لکھنے کو تو کہہ دیا۔ کہ اس جلسہ میں ۱۵ ۔ ۱۰ اشخاص شریک ہوئے۔ لیکن نام بتانے سے پرہیز کیا۔ اور باوجود مطالبہ کے نہیں بتاتے ؂

لیگ کے اسسٹنٹ سکرٹری کا اعلان

اس کے مقابلہ میں مسلم لیگ کے اسسٹنٹ سکرٹری مسٹر شمس الحسن نے جو ۸ ۔ تا ۱۰ ۔ جولائی لاہور میں موجود تھے۔ ایک اعلان کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اس جلسہ کے شرکاء میں سے صرف تین اصحاب یعنی میاں عبدالعزیز صاحب بیرسٹر ایٹ لاء۔ وصدر شیخ صادق حسن صاحب ایم ایل ۔ اے ۔ اور ملک برکت علی صاحب ایڈووکیٹ لاہور لیگ کونسل کے ارکان تھے۔ حالانکہ کونسل کے ایک درجن ارکان اس روز لاہور میں موجود تھے۔ لیکن ان میں سے کسی نے جلسہ میں شرکت نہیں کی۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ آئین لیگ کے رو سے یہ اجلاس باقاعدہ نہ تھا۔ اور ایسی حالت میں اسے آل انڈیا مسلم لیگ کا جلسہ قرار دینا درست نہیں ہو سکتا ؂

بہت بڑی بے قاعدگی

ایک اور بہت بڑی بے قاعدگی جو اس جلسہ میں کی گئی۔ وہ یہ ہے۔ کہ جلسہ کا وقت ۶ بجے شام مقرر تھا۔ لیکن اس سے قبل ہی کارروائی شروع کر کے ختم کر دی گئی۔ حالانکہ ایک ایسا جلسہ جس میں دور سے آنے والے ارکان نے شریک ہونا ہو۔ عام طور پر وقت مقررہ سے چند منٹ بعد شروع ہوا کرتا ہے۔ یہ طریق عمل شاید پہلی بار اسی جلسہ میں اختیار کیا گیا۔ کہ مقررہ وقت سے پہلے شروع کر دیا گیا۔ اور جب جناب مفتی محمد صادق صاحب مع چند اور ممبران لیگ ملک برکت علی صاحب کی کوٹھی پر پہنچے۔ تو انہیں بتایا گیا۔ کہ جلسہ وقت مقررہ سے پہلے ہی شروع ہو کر ختم ہو چکا ہے اور لوگ جا چکے ہیں ؂

یہ صورت بھی نہایت افسوسناک ہے۔ کیونکہ اس سے ظاہر ہے۔ دیدہ دانستہ ان ممبروں کو جلسہ میں شریک ہونے سے باز رکھا گیا۔ جنہوں نے شرکت کے لئے کوشش کی۔ حالانکہ اور نہیں۔ تو کم از کم کورم پورا کرنے کے خیال سے ہی چاہیئے تھا۔ کہ مزید ارکان

کونسل کو شریک کرتے۔

مسلم لیگ کو تباہ کرنے والے

کہا جاتا ہے۔ کہ بعض لوگ اپنی ذاتی اغراض کے ماتحت مسلم لیگ کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور معزز معاصر "انقلاب" (۱۴ - جولائی) نے تو صفائی کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ کہ

"بعض فتنہ انگیز اصحاب کی معاندانہ کوششیں لیگ کے کام میں حائل ہیں۔ اور اگر ہماری صاف گوئی کو معاف کیا جائے۔ تو اس کی سب سے بڑی ذمہ داری ملک برکت علی صاحب پر عائد ہوتی ہے۔ جو مدت مدید تک نمائندہ اسلامی جماعتوں سے منقطع رہنے کے بعد اب سرگرمی کے ساتھ اپنی کھوئی ہوئی حیثیت کو دوبارہ حاصل کرنے کی فکر میں ہیں"

جو لوگ اتفاق و اتحاد میں رخنہ اندازی کرتے ہیں۔ وہ قومی اور جماعتی اغراض و مقاصد کو نظر انداز کر کے ذاتی مقاصد اور نفسانی اغراض کی خاطر سرگرداں ہوتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ دور اندیشی سے کام لیں۔ تو انہیں معلوم ہو۔ کہ ان کا یہ طریق عمل نہایت ہی قابل ملامت ہے۔ جو قوم معزز نہیں۔ جو دوسروں کی نگاہوں میں اس لئے حقیر و ذلیل سمجھی جاتی ہے۔ کہ وہ تفرقہ و شقاق کا شکار ہو رہی ہے۔ جیسے اس وجہ سے بنظر حقارت دیکھا جاتا ہے۔ کہ اس میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو معمولی معمولی ذاتی اغراض کی خاطر ساری قوم کو ہلاکت کے گڑھے میں گرانے کے لئے تیار ہیں۔ اس کا کوئی فرد کبھی عزت کی نظر سے نہیں دیکھا جا سکتا خاص کر وہ جو اپنی قوم کو نقصان پہونچانے کا موجب ہو۔ مگر افسوس کہ باوجود اس سب کچھ جاننے کے مسلمانوں میں ایسے لوگ ہیں۔ جن کا کام ہی یہ ہے۔ کہ چلتے کام میں روڑا اٹکانے کی کوشش کریں۔ اور بنتے بناتے کام کو بگاڑ کر رکھ دیں۔ ایسے ہی لوگ مسلم لیگ کی تباہی کا موجب بن رہے ہیں۔ معاصر "انقلاب" نے مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ اور لکھا ہے۔ یہ برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ کہ

"جس ملک برکت علی نے اپنی عارضی سکرٹری شپ کو مستقل سکرٹری شپ کا درجہ دینے کی ہوس میں اعانت مسلمانان کشمیر کے کام کا بیڑا غرق کیا۔ اسی ملک برکت علی کے ذریعہ لیگ کا بھی بیڑا غرق کرانے کا سامان جمع کر دیا جائے"

جمہور مسلمانوں کو بہت جلد اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور مسلم لیگ کو اندرونی ناچاقیوں کا شکار ہونے سے بچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ یہ کوئی مفید کام کر سکے مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت کے لئے مؤثر کارروائی کر سکے۔ ورنہ اگر یہی حالت رہی تو صاف ظاہر ہے کہ مسلم لیگ اپنی رہی سہی وقعت بھی کھو بیٹھے گی۔ نہ حکومت کی نظر میں اس کی کوئی حقیقت باقی رہے گی۔ اور نہ دیگر اقوام کی نگاہوں میں۔ اور یہ سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کے لئے نہایت ہی افسوسناک بات ہوگی۔

اخبار "اہل سنت" کی ستم ظریفی

امرت سر کا اخبار "اہل سنت والجماعت" جو زیر ادارت "حکیم ابو تراب محمد عبد الحق امرت سری" شائع ہوتا ہے۔ یوں تو "الفضل" کے مضامین اس طرح نقل کرنے کا عادی ہے کہ گویا اس کے اپنے ہی ہیں۔ لیکن ۸ - جولائی کے پرچہ میں "الفضل" کا ایک مضمون لفظ بلفظ نقل کرتے ہوئے ایڈیٹر صاحب نے عجیب ستم ظریفی سے کام لیا ہے۔ مضمون اس موضوع پر تھا۔ کہ ہر مسجد میں ہر مسلمان کو عبادت کرنے کا حق ہے" اور ثابت کیا گیا تھا۔ کہ

"مسجد میں مسلمان کہلانے والوں کا عبادت کرنا تو الگ رہا۔ غیر مذاہب والوں کو بھی ضرورت کے وقت اپنے رنگ میں عبادت کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ اور اس سے مسجد کی تقدیس و احترام میں کوئی فرق نہیں آتا"

اس کے بعد نتیجہ لکھا گیا تھا کہ

"اب جو لوگ مسلمان کہلاتے ہوئے دوسرے مسلمانوں کو اختلاف عقائد کی وجہ سے کسی مسجد میں اسلامی طریق کے مطابق عبادت کرنے سے روکتے ہیں۔ اور اس بارے میں تشدد و سختی کر کے عدالتوں میں مقدمہ بازی تک نوبت پہنچاتے ہیں۔ غور کریں۔ کہ ان کا یہ طریق عمل کہاں تک اسلام کی تعلیم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے مطابق ہے"

تمام مضمون نقل کرتے ہوئے مندرجہ بالا سطور بھی نقل کی گئیں۔ اور یہ ظاہر کیا گیا۔ کہ یہ ابو تراب صاحب فرما رہے ہیں۔ لیکن سارے مضمون کے آخر میں لکھ دیا ہے۔ کہ

"مرزائیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی مساجد رفیع لڑائی۔ اور ہنگامہ آرائی کے خیال سے جدا اور علیحدہ بنالیں۔ اور مسلمانوں کی مسجدوں میں نماز نہ پڑھا کریں"

اب جو شخص اس مضمون کو بغور پڑھے گا۔ وہ کہیگا۔ یہ بھی عجیب اخبار ہے۔ جو ایک طرف تو یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ اسلام کے رو سے غیر مسلموں کو بھی مساجد میں اپنی عبادت بجالانے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ اور اس بات پر زور دے رہا ہے۔ کہ ہر مسجد میں ہر مسلمان کو عبادت کرنے کا حق ہے لیکن دوسری طرف احمدیوں کے متعلق یہ کہہ رہا ہے۔ کہ اپنی مساجد علیحدہ بنالیں۔ اور مسلمانوں کی مساجد میں نماز نہ پڑھا کریں۔ اور اس طرح خود اسلام کی تعلیم۔ اور اسوۂ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو رہا ہے۔ در اصل احمدیت کا ذکر آتے ہی اسلام کی تمام تعلیم سے جو لوگ قطعاً بے بہرہ ہو جاتے ہیں۔ ان کی نہایت واضح مثال حکیم ابو تراب صاحب نے پیش کی ہے۔ کہ ذرا دیر پہلے اسلام کی جو تعلیم پیش کر رہے تھے۔ احمدیوں کے متعلق اسے بالکل نظر انداز کر گئے۔ یہ اس بے جا بغض اور تعصب کا نتیجہ ہے۔ جو ان لوگوں کے دلوں میں پایا جاتا ہے۔

علاقہ لوہنچھ کے چمار اور پنجاب کے آریہ

معلوم نہیں۔ آریہ اخبارات میں جو یہ شور مچایا جا رہا ہے کہ علاقہ لوہنچھ میں اچھوت اقوام کے بعض لوگوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اس میں کہاں تک صداقت ہے۔ لیکن آریہ جس رنگ میں داویلا کر رہے ہیں۔ وہ نہایت ہی حیرت انگیز ہے کہا جاتا ہے۔ کہ

"ہندو چماروں کا مسلمان بن جانا کسی پُر امن تبلیغ کا نتیجہ نہ تھا۔ یہ چمار قطعاً ان پڑھ ہیں۔ اور نہ کسی مذہب کی خوبیوں کو سمجھ سکتے ہیں۔ اور نہ برائیوں کو۔ نہ ہی یہ کسی مذہب کے لٹریچر سے واقف ہیں" (ملاپ ۸ - جولائی)

اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ لوہنچھ کے چمار کسی مذہب کی خوبیوں کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ تو یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ وہ ہندو دھرم کے متعلق بھی ایسے ہی کورے ہیں۔ جیسے کہ کسی اور مذہب کے متعلق۔ پھر ہندوؤں کا کوئی حق نہیں۔ کہ انہیں ہندو قرار دیں۔ اور خواہ مخواہ شور مچائیں۔ اس حالت میں انہیں لا مذہب قرار دینا پڑے گا۔

باقی رہا یہ کہ وہ کسی مذہب کی برائیوں کو بھی نہیں سمجھ سکتے یہ قطعاً غلط ہے۔ خاص کر ہندو دھرم کے متعلق۔ جس نے ایسی اقوام کو اچھوت قرار دے کر انتہائی ذلت میں گرا رکھا۔ اور حیوانوں سے بدتر بنا رکھا ہے۔ پس اس بُرائی سے نالاں ہو کر اگر وہ اسلام میں داخل ہونا چاہیں۔ تو کوئی عجیب بات نہیں۔ پھر کیا آریہ صاحبان بتا سکتے ہیں۔ کہ علاقہ ملکانہ میں جن لوگوں کو وہ اشدھ کرتے تھے۔ وہ قطعاً ان پڑھ نہیں تھے۔ اور انہیں سوائے روپیہ کا لالچ دینے کے اور سبز باغ دکھانے کے ویدک دھرم کی کوئی خوبی بتائی جاتی تھی؟ در اصل ہر جگہ اچھوت اقوام میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اور وہ ان مظالم سے تنگ آ چکی ہیں۔ جو ہندو ان پر کرتے ہیں۔ وہ مصائب کے گڑھے سے نکلنے کے لئے بے تاب ہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ ان کی دستگیری کریں۔ اور ہر طرح ان کے لئے سامان بہم پہونچائیں یہ تو صاف بات ہے۔ کہ اچھوت اقوام اب زیادہ دیر تک ہندوؤں کے مظالم برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور یہ بات ہندوؤں پر بھی واضح ہو چکی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایک طرف تو وہ اچھوتوں میں تبلیغ اسلام پر بے تحاشا شور مچا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف اچھوتوں کو طرح طرح سے پرچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر ممکن نہیں اچھوتوں کو صحیح معنوں میں پرچا سکیں۔ اگر ان اقوام کے مسلمان ہونے میں دیر ہو رہی ہے۔ تو محض اس لئے کہ مسلمانوں نے ابھی تک پوری توجہ نہیں کی۔ اگر مسلمان ان اقوام کی راہ نمائی کا تہیہ کریں۔ تو یہ بہت جلد ذلالت کے گڑھے سے نکل سکتی ہیں۔

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۳۳۹	مہدی	گولڈ کوسٹ	۳۷۸	نسیم	گولڈ کوسٹ افریقہ
۳۴۰	لطیف الرحمان	〃	۳۷۹	خالدہ	〃
۳۴۱	سعید	〃	۳۸۰	اسحٰق	〃
۳۴۲	مریم	〃	۳۸۱	صفیہ	〃
۳۴۳	بکر	〃	۳۸۲	فاطمہ	〃
۳۴۴	سعیدہ	〃	۳۸۳	لسکا	〃
۳۴۵	زینب	〃	۳۸۴	کریتیم	〃
۳۴۶	حکیم	〃	۳۸۵	ہادا	〃
۳۴۷	کوبینا اداللہ نذیر	〃	۳۸۶	ہاجرا	〃
۳۴۸	جبرئیل	〃	۳۸۷	اسحٰق	〃
۳۴۹	یحیٰی	〃	۳۸۸	عبدہ	〃
۳۵۰	فاطمہ	〃	۳۸۹	فاطمہ	〃
۳۵۱	براہیم	〃	۳۹۰	مریم	〃
۳۵۲	[illegible] ثانی	〃	۳۹۱	بکر	〃
۳۵۳	مختار بن عمر	〃	۳۹۲	فاطمہ	〃
۳۵۴	لانڈا	〃	۳۹۳	الاسا	〃
۳۵۵	یعقوب	〃	۳۹۴	فاطمہ	〃
۳۵۶	آدم	〃	۳۹۵	آدم	〃
۳۵۷	حمید	〃	۳۹۶	محامہ	〃
۳۵۸	فاطمہ	〃	۳۹۷	سلامتو	〃
۳۵۹	اسحاق	〃	۳۹۸	ہادا	〃
۳۶۰	نذیر احمد	〃	۳۹۹	عائشہ	〃
۳۶۱	سعید	〃	۴۰۰	سارہ	〃
۳۶۲	زینب	〃	۴۰۱	ہاجرہ	〃
۳۶۳	آدم	〃	۴۰۲	ہاجرہ	〃
۳۶۴	عیسٰی	〃	۴۰۳	احینہ	〃
۳۶۵	عائشہ	〃	۴۰۴	ہادا	〃
۳۶۶	احمد	〃	۴۰۵	فاطمہ	〃
۳۶۷	سعید	〃	۴۰۶	ہادا	〃
۳۶۸	عثمٰن	〃	۴۰۷	سعید	〃
۳۶۹	[illegible]جرہ	〃	۴۰۸	ابراہیم	〃
۳۷۰	زینب	〃	۴۰۹	عثمان	〃
۳۷۱	محمد شریف	〃	۴۱۰	یعقوب	〃
۳۷۲	سلمت	〃	۴۱۱	ابوبکر	〃
۳۷۳	آدم	〃	۴۱۲	سعید	〃
۳۷۴	امین	〃	۴۱۳	حکیم	〃
۳۷۵	اسحاق	〃	۴۱۴	سکینہ	〃
۳۷۶	ابوبکر	〃	۴۱۵	فاطمہ	〃
۳۷۷	سعید	〃	۴۱۶	حکیم	〃

(باقی)

عربی اردو لغت

یہ کتاب جناب مولانا محمد جی صاحب مولوی فاضل وچوہدری غلام محمد صاحب بی۔ اے نے ہندوستانی طلباء اور شائقین علم کی ضرورت کو مد نظر رکھ کر پانچ سال کی لگاتار محنت وتحقیق اور جستجو کے بعد ترتیب دے کر شائع کرنے کو دی ہے۔ اردو میں صرف یہ ایک ہی عربی لغت کی کتاب شائع ہوئی ہے جو بہترین اور آسان طرز پر ترتیب دی گئی ہے۔ اور اپنے اندر الفاظ کا اتنا کافی ذخیرہ مہیا رکھتی ہے جس نے طلباء او مدرسین کو بڑی بڑی لغت کی کتابوں کی ورق گردانی سے بے نیاز کر دیا ہے۔ اس متمدن عہد کے علمی الفاظ بھی اس میں درج ہیں جن سے صراح وغیرہ کتابیں بالکل خالی ہیں۔ غرض یہ کتاب ۲۹×۲۲/۸ کے سائز کے ۱۰۱۴ صفحات پر مشتمل نایاب تحفہ ہے جس کی خوبی کا اندازہ صرف دیکھنے ہی سے ہو سکتا ہے۔

قیمت مجلد للعہ۔ غیر مجلد ےعہ

ملنے کا پتہ

چوہدری حاکم دین دوکاندار

قادیان۔ ضلع گورداسپور

رشتہ مطلوب ہے

ایک شریف خاندان کی پچیس سالہ خاتون کے لئے "جو رخصتانہ سے قبل ہی بیوہ ہو گئی ہیں۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ موصوفہ نفس بھی امور خانہ داری سے بخوبی واقف، سکول میں ملازم اور جے وی کلاس میں ٹریننگ حاصل کر رہی ہیں۔ رشتہ کنندہ صرف ہی احباب خط وکتابت فرمائیں، جنکی کوئی موجودہ بیوی اور اولاد نہ ہو۔ نیز اپنے مفصل حالات وعمر وملازمت وغیرہ سے بھی مطلع فرمائیں۔ خط وکتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہیے۔ عزیز اللہ [illegible] احمدی اسسٹنٹ ماسٹر [illegible] ہائی سکول [illegible] آباد

قابل امداد احمدی

(۱) ایک نوجوان بعمر ۱۶ سال سکنہ [illegible] لوہار کا کام جانتا ہے۔ کسی سرکاری کارخانے یا پرائیویٹ کارخانے میں اس کو ملازم کرانے کی ضرورت ہے [illegible] اس کو کسی جگہ ملازم کرانے کی کوشش [illegible]

۲- قادیان میں [illegible] بے کار ہیں۔ اگر کسی [illegible] صاحب کوشش کر سکیں [illegible]

۳- قادیا[ن] [illegible] حسب ذیل کارخانے جاری [illegible] ان سے مال خرید کران کی حو[صلہ افزائی] [illegible]

ا- میاں کر[یم] [illegible] کارخانے میں سرکی لنگیاں ہر قسم کی [illegible] کا کپڑا۔ دوپٹے اور سفید لٹھا تیار ہو [illegible]

ب- فضل حق [illegible] الدین صاحب محلہ دارالبرکات نے کر[illegible] بانے اور بید سے بننے کا کام شروع کیا ہے۔

ج- چوہدری مبارک [احمد] صاحب ابن قاضی عبدالرحیم صاحب بجلی دیسی صابن بناتے ہیں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

موج تبسم — چار تبسم — بحر تبسم

یعنی

ہندوستان کے مشہور مزاحیہ نگار شوکت تھانوی کے مزاحیہ مضامین کے چار جلدیں دلکش مجلد اور مصور مجموعے یکجا

[illegible] ہمارے ذمہ ہے اور آپ کو یہ چاروں جلدیں علاوہ [illegible] نہایت (عہ) خریداری کے ساتھ صرف ۲ روپے میں مل جاویں۔

ملنے کا پتہ

سیلاب تبسم — شوکت [illegible] لکھنؤ — طوفان تبسم

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کانگرسی لیڈروں کی غیر رسمی کانفرنس کا اجلاس ۱۴ جولائی کو پونا میں ختم ہو گیا۔ اور گاندھی جی کو بشرط ضرورت اس بات کا اختیار دیا گیا۔ کہ حکومت کے ساتھ سمجھوتہ کی خاطر وہ وائسرائے سے ملاقات کی درخواست کر سکتے ہیں۔ گاندھی جی نے کانفرنس میں اعلان کیا۔ کہ جب تک ایک مخلص ستیہ آگرہی بھی باقی رہیگا سول نافرمانی کی تحریک واپس نہیں لی جائے گی۔ جو لیڈر تھک گئے ہیں وہ پیچھے ہٹ جائیں اور عوام کو یہ تحریک جاری رکھنے دیں۔

دارالامراء میں مسلح ڈاکوؤں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے ایک مسودہ قانون پیش کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے ان لوگوں کو ۱۴ برس تک سزائے قید دی جائے گی۔ جو گرفتاری سے بچنے کے لئے اصلی یا نقلی آتشیں اسلحہ استعمال کرینگے۔

جرمنی میں اس وقت تک ۱۹۲ غیر ملکی اخبارات و رسالجات کا داخلہ بند کیا جا چکا ہے۔ جن میں سے زیکو سلو واکیہ کے ۴۷ فرانس کے ۲۸ امریکہ کے ۱۲ اور برطانیہ کے ۴ ہیں۔

قرضۂ جنگ کے سلسلہ میں ۱۴ جولائی کو ہندوستان سے چاندی کی دوسری قسط امریکہ کو روانہ کر دی گئی۔ یہ قسط ایک کروڑ چھپن لاکھ بائیس ہزار ایک سو ستاسٹھ روپے کی مالیت کی ۹۶۵۳ چاندی کی سلاخوں پر مشتمل تھی۔

واشنگٹن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ صدر جمہوریہ امریکہ تجارتی تعلقات قائم کرنے کے لئے جنوبی امریکہ کے ممالک سے جن میں ارجنٹائن۔ چلی اور کولمبیا بھی شامل ہے۔ گفت و شنید کر رہے ہیں۔

پنجاب پراونشل ہندو یوتھ لیگ کے جنرل سکرٹری نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ کہ ان ہندو رہنماؤں کا طرز عمل قطعاً قرین انصاف نہیں۔ جنہوں نے مختلف ہندو مجالس کی پنجاب فارمولا کے خلاف منظور کردہ قراردادوں کے باوجود اس پر دستخط کر دئے ہیں۔ حالانکہ پنجاب کے ہندوؤں کے نزدیک کوئی ایسا معاہدہ قابل قبول نہیں۔ جس میں ان کے مفاد واضح طور پر حاصل نہ ہوں۔

ایکٹنگ ایجنٹ میو ریلوے نے ایسوشی ایٹڈ پریس کو تار ارسال کیا ہے کہ ۱۱ ماہ حال کو رات کے دس بجے شیوپور اور تاری گیر سٹیشنوں کے درمیان ریل گاڑیوں میں تصادم واقعہ ہو گیا۔ جس سے ۱۱۵ اشخاص ہلاک اور چند زخمی ہوئے۔

پرتگال کے سکولوں میں بچوں کو بد رنگا نا قانوناً ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ بیدوں کی بجائے جرمانہ کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح جو روپیہ وصول ہوتا ہے وہ اس فنڈ میں دیا جاتا ہے جہاں سے بچوں کو انعامات دئے جاتے ہیں۔

میرٹھ سے ۱۲ جولائی کی خبر ہے کہ وہاں کے ایک معزز مسلمان کی لڑکی نے اپنی گڑیا کی شادی کسی دوسری سہیلی کے گڈے سے رچائی۔ جس پر تقریباً ایک صد سے زائد اصحاب کو مدعو کیا گیا۔ لڑکی کے والد نے چیتھڑوں کی دلہن کو جہیز بھی کافی دیا۔

بین الاقوامی اقتصادی کانفرنس کے متعلق لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اس کا اجلاس ۲۷ جولائی کو تین ماہ کے لئے ملتوی کر دیا جائیگا۔

بہار و اڑیسہ کے وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ آنریبل سر گنیش دت جی نے اپنی تنخواہ سے پس انداز کر کے دو لاکھ روپیہ کا ایک ٹرسٹ فنڈ قائم کیا ہے اس فنڈ سے جو سود حاصل ہوگا۔ وہ ہندو بیوگان اور یتامیٰ کی امداد نیز تعلیمی اداروں پر خرچ کیا جائے گا۔

ڈیلی ہیرلڈ لنڈن رقمطراز ہے کہ جرمنی آج کل خفیہ طور پر سول ہوائی جہازوں کا ایک بیڑہ تیار کر رہا ہے جو درحقیقت زبردست ملٹری جہاز ہیں۔ یورپین ممالک کی گورنمنٹیں اور برٹش گورنمنٹ نہایت تشویش کے ساتھ معاملات کا مطالعہ کر رہی ہے۔ معاہدہ ورسیلز کی رو سے جرمنی ملٹری جہاز تیار نہیں کر سکتا۔ لیکن سول جہازوں کی تیاری پر کوئی پابندی نہیں۔ بایں ہمہ جرمنی جو ہوائی جہاز تیار کروا رہا ہے۔ وہ زیادہ تیز رفتار ہیں اور چھوٹے ہونے کی وجہ سے تجارتی مقاصد کے لئے بالکل غیر موزوں ہیں۔ اگر ان میں توپیں لگا دی جائیں تو وہ بڑی تباہی کر سکتے ہیں۔

ہندو مہا سبھا کے لیڈروں نے حال ہی میں ایک میٹنگ منعقد کر کے فیصلہ کیا ہے کہ لنڈن میں ہندو مہا سبھا کی برانچ قائم کی جائے۔ ڈاکٹر مونجے اور بھائی پرمانند کی زیر رہنمائی اس کے متعلق ضروری کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

نتیاگلی سے ۱۲ جولائی کی اطلاع ہے کہ سرحدی قبائل کے پاس اس قدر بندوقیں اور اسلحہ ہیں۔ کہ وہ جب چاہیں نہ صرف ایک دوسرے کے خلاف جنگ و جدل شروع کر دیتے ہیں۔ بلکہ حکومت کے لئے بھی تکلیف کا موجب بنتے ہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ صوبہ سرحد اس بات پر غور کر رہی ہے کہ ان قبائل کے اسلحہ کو کم کیا جائے۔ تاکہ لڑائی اور بغاوت کا خطرہ جو لاکھوں روپیہ کے فوجی خرچ کا موجب بن رہا ہے دور ہو جائے۔ افواہاً کہا جاتا ہے۔ کہ سرحدی قبائل سے بندوقیں لے لی جائیں گی۔ اور جو لوگ اسلحہ رکھنا چاہینگے۔ انہیں لائسنس لینا پڑیگا۔

گاندھی جی نے پونہ کانفرنس کے اس فیصلہ کے مطابق جس میں انہیں گورنمنٹ سے مصالحت کا اختیار دیا گیا ہے۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کو ۱۵ جولائی رات کے ایک بجے حسب ذیل تار بھیجا۔ "کیا ہز ایکسیلنسی اس خیال سے کہ صلح کے امکانات تلاش کئے جائیں مجھے ملاقات کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ مہربانی کر کے بذریعہ تار جواب دیں۔" گاندھی

مگر پولیٹیکل علقوں میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس کا جواب وہی ہوگا جو کئی بار پہلے دیا جا چکا ہے۔ یعنی جب تک کانگرس سول نافرمانی کو قطعی طور پر ختم نہ کر دے۔ اس وقت تک کوئی ایسا سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔

پشاور سے ۱۵ جولائی کی اطلاع ہے کہ گورنمنٹ افغانستان نے سرحد کی ایک فلم کمپنی کو کابل میں بایں شرط سینما ہال جاری کرنے کی اجازت دی ہے کہ ایسی فلمیں نہ دکھائی جائیں جن میں محبت کے نظارے ہوں اور نہ ایسی فلمیں جن میں جنگی نظارے ہوں۔ اسی سلسلہ میں ایک بورڈ آف سنسر قائم کیا جانے والا ہے۔ جو افغانستان میں داخل ہونے والی فلموں کو پاس کیا کرے گا۔

شنگھائی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ چین نے ایک جاپانی شہر ڈولونر پر حملہ کر دیا ہے۔ جاپانی حکام اس کے خلاف زبردست پروٹسٹ کر رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ چونکہ چین کی یہ کارروائی عارضی صلح کی خلاف ورزی ہے۔ اس لئے جاپانیوں کو ابھی حق حاصل ہے۔ کہ وہ چین کے خلاف جو کارروائی مناسب سمجھیں۔ کریں۔

فرانس والے رکن نے مقامی اردو اخبارات کو ایک خاص فرمان کے ذریعہ افسروں پر نامناسب نکتہ چینی کرنے کی بنا پر سخت انتباہ کیا ہے۔ اور مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ اپنے خیالات کے اظہار میں منصفانہ اور غیر جانبدارانہ طرز لہجہ اختیار کریں۔

پنجاب گورنمنٹ نے موجودہ اقتصادی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے آبیانہ کی شرح پر دوبارہ غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کمیٹی کا اجلاس ماہ اگست میں فنانشل کمشنر کی صدارت میں منعقد ہوگا۔ اس میں سرکاری اور غیر

خواجہ عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی